بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 41

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

3/رجب 1420 ہجری 14/اخاء 1378 ہش 14/اکتوبر 99ء

لندن 9/ اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضور نے احباب جماعت کو دعائیں کرنے اور دعاؤں کی اہمیت و افادیت کی طرف توجہ دلائی۔

احباب جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔
اللهم ايد امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره

لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے

(جلسہ سالانہ کی اہمیت و عظمت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات)

قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کیلئے مقرر کئے جاویں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور یہ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دُعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۹ اور ۱۰)

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت لاویں اور اللہ اور اُس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت و صعوبت ضائع نہیں ہوتی“۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کیں ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔' (اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۱)

”بالآخر میں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہو اور تا اختتام سفر اُن کے پیچھے اُن کا خلیفہ ہو۔

قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین پر 108 واں

جلسہ سالانہ قادیان

15-14-13 نومبر 1999: بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار منعقد ہوگا

احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

گیارھویں مجلس مشاورت بھارت

16 نومبر 1999 کو بروز منگل منعقد ہوگی

۱۔ جملہ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ جلد سے جلد شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کر منتخب نمائندگان کی فہرست سیکرٹری شوریٰ کو بھجوا دیں۔

۲۔ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز بھی جماعتوں سے مشورہ کے بعد جلد از جلد بھجوا دی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قادیان کی رونقیں بڑھ رہی ہیں۔ ماشاء اللہ

امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہندوستان تشریف لائے سات سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ حضور انور نے اُن دنوں دہلی اور قادیان میں کل ملا کر صرف ایک ماہ قیام فرمایا تھا اس مختصر عرصہ کی برکت سے قادیان اور ہندوستان کی کل زمین آج تک فیضیاب ہو رہی ہے۔ جماعتِ احمدیہ نے بفضلہٖ تعالیٰ انسانی بھلائی کے ہر شعبے میں ترقی کی ہے۔ صدیوں کی رفتار سالوں میں سالوں کی مہینوں میں اور مہینوں کی دنوں میں طے ہو رہی ہے۔ سال بسال بیعتوں کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے چنانچہ صرف امسال ہندوستان میں سترہ لاکھ سے زائد پیاسی روحوں کو آبِ حیات سے سیراب ہونے کی توفیق ملی ہے۔

ظاہر ہے کہ ان بیعت کنندگان کا رجوع مرکز احمدیت قادیان کی طرف ہونا تھا چنانچہ بفضلہٖ تعالیٰ گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ میں پرانے احمدیوں کے علاوہ باوجود ملاؤں کے شدید روکیں ڈالنے کے دس ہزار نومبائعین نے بھی شرکت فرمائی تھی اور اس سال ان کی تعداد دُگنے سے بھی بڑھ جانے کی توقع ہے اور آئندہ صدی کے پہلے جلسہ سالانہ میں ہمیں اپنے پیارے خدا کی رحیم و کریم ذات سے اُمید کامل ہے کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد تقسیم ملک سے قبل کے جلسہ سالانہ 1946ء کی یاد کو تازہ کر دے گی۔ اور ہم اپنے پیارے آقا کی اس تمنا کو پورا کرنے والے بن جائیں گے جس میں حضور پر نور نے فرمایا ہے کہ آپ اپنی شرکت ایسے جلسہ سالانہ میں چاہتے ہیں جس میں کم از کم احمدی احباب کی اتنی تعداد شریک ہو جو تقسیم ملک سے قبل آخری جلسہ سالانہ کی تھی۔

جلسہ سالانہ کے علاوہ بھی بیعت کنندگان کی وجہ سے قادیان کی رونقیں دن بدن بڑھ رہی ہیں کیا عوام اور کیا علماء لنگر خانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں آنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ کئی حضرات جو دار العلوم دیوبند اور ندوۃ العلماء لکھنؤ اور ہندوستان کے کئی دیوبندی بریلوی اور اہلِ حدیث مدارس سے فارغ التحصیل ہیں مخالفین کے جھوٹے لٹریچر کے بعد جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مبارکہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کو قبول کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔

اب سے پہلے بعض دیوبندی علماء کہا کرتے تھے کہ قادیانی لوگ صرف جاہل عوام کو ہی "قادیانیت" کے "دام فریب" میں پھنسا سکتے ہیں علماء اور پڑھے لکھے لوگ قادیانیت میں شامل نہیں ہوتے حالانکہ احمدیت کی سو سالہ تاریخ اس بات کو جھٹلا رہی ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارکہ میں بھی کئی جید علماء حضور علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے جن میں حضرت مولانا نور الدینؓ (جو بعد میں خلیفۃ المسیح الاول بنے) حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی حضرت مولانا محمد احسن صاحب امروہی حضرت مولانا پیر سراج الحق صاحب نعمانی جو رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے ہم زلف تھے۔ حضرت باوا غلام فرید صاحب چاچڑاں والے حضرت مولانا سرور شاہ صاحب جیسے کئی دیگر علماء شامل تھے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلفائے احمدیت کے دور میں بھی علماء ربانی وقتاً فوقتاً جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے رہے اور اب تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ مبارک میں کثیر تعداد میں علماء کرام اور ائمہ حضرات احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صحت بخش فضا میں آرام و راحت محسوس کر رہے ہیں۔

صرف اسی سال کئی درجن علماء و ائمہ مساجد جن کا تعلق بنگال۔ بہار۔ آسام۔ یوپی اور ملک کے مختلف صوبوں سے ہے مدرسۃ المعلمین میں حصول علم کے لئے داخلہ لے چکے ہیں۔ قادیان کی مساجد علماء دیوبند و بریلی سے بھری بھری نظر آتی ہیں۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ و بورڈنگ مدرسۃ المعلمین کے تمام کمرے پُر ہو چکے ہیں بعض طلباء کو لنگر خانہ کے کمروں میں رکھنا پڑا ہے۔

علاوہ ان علماء کے تلاش حق کیلئے آنے والے حضرات کا سلسلہ روز بروز جاری ہے خاص طور پر پنجاب ہماچل اور ہریانہ و یوپی کے قریبی اضلاع سے سینکڑوں لوگ قادیان آتے ہیں اور یہاں کے روحانی ماحول کو دیکھ کر شاذ ہی کوئی بغیر بیعت کئے لوٹتا ہے ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء۔

ابھی حالیہ اجتماع خدام و انصار میں بھی پرانے احمدیوں کی نسبت نومبائعین کی تعداد زیادہ تھی۔ جنہوں نے چار پانچ روزہ اجتماعات کے دینی علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا اور جو قادیان کے روحانی ماحول سے مستفیض ہو کر اب اپنے گھروں کو لوٹ چکے ہیں۔

اب صرف ڈیڑھ ماہ بعد جلسہ سالانہ قادیان اپنی تمامتر روحانی رونقوں کے ساتھ جلوہ افروز ہوگا۔ جس کی تیاریاں قادیان میں زور و شور سے چل رہی ہیں اور جس میں آنے کیلئے ہندوستان کی مختلف اطراف سے نہایت سرگرمی سے تیاریاں جاری ہیں۔ آنے والے قافلے تیار ہو رہے ہیں اور خدمت گار نہایت عزم و حوصلے سے تیاریوں میں مصروف ہیں۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ گزشتہ چند سال سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ سالانہ کو لنڈن سے براہ راست خطاب فرماتے ہیں اور نہ صرف اہل ہند بلکہ ایم ٹی اے کے طفیل پوری دنیا کے پیاسوں کی روحانی پیاس بجھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

خدا کرے کہ قادیان کا جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے باعث برکت ہو اور اس میں شامل ہونے والوں کیلئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعائیں کی ہیں خدا ہم سب کے حق میں انہیں محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

پیارے مسیح کی بستی قادیان کی یاد میں

میں نے تیرا شہر پیارا دیکھا
مسیح کا وہاں منارہ دیکھا
میرے پیارے جہاں رہتے تھے
وہ مسجد مکان چوبارہ دیکھا
وہاں کے ہر باسی میں میں نے
پیار کا اِک شرارہ دیکھا
پیار تھا اِک دوجے سے اُن کو
کسی کو نہ بے سہارا دیکھا
سفید مینار سے اذان جو گونجی
ہر کوئی مسجد کو سدھارہ دیکھا
بھول نہ پاؤں گا کبھی بھی
جو سحر انگیز نظارہ دیکھا
پیار سلامتی امن شانتی
اسلام کا اُسے گہوارہ دیکھا
لاکھوں سلام اُس شہر کو پہنچیں
جہاں دورِ صحابہ دوبارہ دیکھا

(مرسلہ مکرم مبارک عارف صاحب جرمنی)

خطبہ جمعہ

جو نیک نیتی سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرتا ہے اس کا رزق کبھی ختم نہیں ہوتا

خلافت رابعہ کے دور کے شہداء کے ذکر میں آخری خطبہ

جلسہ سالانہ برطانیہ پر آنے والے مہمانوں اور میزبانوں کے لئے اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

فرمودہ ۲۳؍جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۳؍اخاء ۱۳۷۸ء ہجری شمسی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْابِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾۔

(سورۃ البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۵)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ پہلی آیت کے ترجمہ میں لفظ ”اللہ سے“ بریکٹ میں رکھا ہوا ہے کیونکہ الفاظ میں ظاہر نہیں ہے اس لئے اس کو ترجمہ میں بریکٹ میں ہی رکھا ہوا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ یہ الفاظ میں ظاہر بھی ہے۔

شہداء کے ذکر پر مشتمل یہ میرا آخری خطبہ ہے جس کے بعد انشاء اللہ دوسرے مضمون کے خطبات شروع ہونگے جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا۔ اب خطبات میں مزید یہ ذکر نہیں ہو سکتا ورنہ بعض دوستوں کی طرف سے مطالبے آتے چلے جا رہے ہیں جو معلوم ہوتا ہے ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اس لئے آج اس جلسے سے پہلے انشاء اللہ اس خطبہ میں جتنے بھی شہداء کا ذکر آئے گا اسی پر اکتفاء ہوگی اور باقی اگر کسی کے ذہن میں کوئی ایسے شہداء آئیں جو ان کے خیال میں شہداء میں شریک ہونے چاہئیں تو ان کو چاہئے کہ وہ تاریخ احمدیت میں وہ کوائف بھجوا دیں وہ خود فیصلہ کر لیا کریں گے۔

خلافت رابعہ کے شہداء ۔ آخری خطبہ

مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ شہید اڑیسہ (بہار ف)۔ تاریخ شہادت ۳؍دسمبر ۱۹۷۴ء۔ آپ ۳؍دسمبر ۱۹۷۴ء کو دو دیگر خادمانِ سلسلہ کے ساتھ چندہ جات کی تحریک کے سلسلہ میں سفر پر تھے کہ ریلوے لائن عبور کرتے ہوئے ریل گاڑی کے نیچے آکر موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شہید مرحوم ایک لمبا عرصہ ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت کیرنگ اڑیسہ کے مبلغ رہے۔ ایک مرتبہ گاؤں کے گھاس پھونس کے مکانات میں آگ بھڑک اٹھی تو آپ کی دعا سے غیر متوقع طور پر بارش ہوگئی جس سے آگ بجھ گئی۔ شہید مرحوم مکرم سید حسن علی صاحب سونگھڑوی کے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ کے تین بڑے بھائی جماعت احمدیہ بھدرک، سورو اور کٹک (اڑیسہ) کے صدر رہے ہیں یا صدر ہیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ پسماندگان میں صرف بیوہ چھوڑی ہے۔

عبدالمجید صاحب۔ ربوہ۔ آپ مکرم عبدالکریم صاحب کے بیٹے تھے جو قادیان میں نلکا سازی کا کام کرتے تھے اور ربوہ کے بھی ابتدائی نلکا سازوں میں سے تھے۔ دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو برکت دی اور آپ کی جو خدمت کا جذبہ تھا آپ کے کام آیا۔ ۱۹۴۳ء میں عبدالمجید صاحب گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ خدمت خلق تحریک کے تحت ۲۵؍جنوری ۱۹۹۴ء کو غانا میں نلکے لگوانے کے پروگرام پر بھجوائے گئے۔ جہاں آپ نے ایک سال تک خدمات وقف کیں۔ واپسی کے سفر پر نیروبی قیام کے دوران بیمار ہوگئے اور اسی بیماری سے وطن پہنچنے سے پہلے دسمبر ۱۹۹۴ء میں وفات پائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تدفین کے لئے آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی۔

اے ٹی ایم حق صاحب شہید اور مصطفیٰ علی صاحب عرف نتّو میاں شہید۔ بنگلہ دیش۔ تاریخ شہادت ۲۱؍مئی ۱۹۹۵ء۔ ۲۱؍مئی ۱۹۹۵ء کی رات کو مکرم نیشنل امیر صاحب بنگلہ دیش کی ہدایت پر مکرم اے، ٹی، ایم حق صاحب نائب نیشنل امیر کی سربراہی میں ایک وفد بعض جماعتی امور سرانجام دینے کیلئے احمد نگر بھجوایا گیا۔ اس وفد میں اُن کے ساتھ مکرم عبدالاوّل خان صاحب مربی سلسلہ، مکرم رضاء الکریم صاحب سیکرٹری وصایا، مکرم میر بشیر الدین محمود احمد صاحب، میر صداقت علی صاحب اور ڈرائیور مکرم مصطفیٰ علی صاحب نتّو بھی شامل تھے۔ صبح گیارہ بجے ان کی گاڑی فیری کے ذریعہ دریا جمنا پار کر کے ”نگرباڑی“ کھاٹ پر اُتری اور آگے کا سفر شروع کیا مگر دوپہر بارہ بج کر بیس منٹ پر رائے گنج تھانہ کے قریب مین روڈ پر ایک ٹرک سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں مکرم اے، ٹی، ایم حق صاحب تو موقع پر ہی دم توڑ گئے جبکہ کار کے ڈرائیور مکرم مصطفیٰ علی نتّو صاحب بوگرا ہسپتال پہنچتے ہوئے رستہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مکرم اے، ٹی، ایم حق صاحب بہت ہی نیک اور مخلص احمدی تھے۔ یہ پہلے پیر پرست اور قبر پرست مسلمان تھے۔ ۱۹۶۰ء کے قریب خود احمدیت قبول کی۔ مریض ہونے کے باوجود یہ جماعت کے کاموں میں تقریباً روزانہ حاضر ہوا کرتے تھے۔ بہت ہی صاف گو، نفاست پسند اور خوش پوش بزرگ تھے۔ بوقت شہادت عمر ۷۵ سال تھی۔ شہید مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں۔ تینوں بیٹے ماشاء اللہ نہایت مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔

شہید مصطفیٰ علی نتّو صاحب بھی بڑے نرم مزاج اور بااخلاق نوجوان تھے۔ آپ مکرم رمیز الدین صاحب آف احمد نگر کے بیٹے تھے۔ جماعت کی گاڑی چلانے کے علاوہ ٹائپسٹ کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ کی شادی ہوئے تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا۔ کوئی بچہ نہیں ہوا۔ پسماندگان میں صرف ایک بیوہ چھوڑیں۔

چودھری عبدالرشید شریف صاحب شہید لاہور۔ تاریخ شہادت ۳۰؍اکتوبر ۱۹۹۸ء۔ آپ مولانا چودھری محمد شریف صاحب مرحوم سابق مبلغ بلادِ عربیہ و مغربی افریقہ اور محترمہ فضل بی بی صاحبہ مرحومہ کے بیٹے تھے۔ حیفا فلسطین میں ۱۹۴۱ء میں پیدا ہوئے۔ ابھی صرف دو سال کے تھے کہ والدہ وفات پاگئیں۔ آپ کی پرورش آپ کی دوسری والدہ محترمہ عکمت عباس عودہ صاحبہ نے نہایت ہی محبت اور خوش خلقی کے ساتھ کی۔

آپ دسمبر ۱۹۵۵ء میں اپنے والد محترم کے ہمراہ پاکستان آئے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی۔اے اور لاہور کالج سے ایم۔اے کرنے کے بعد سی۔ایس۔پی کے مقابلہ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور پنجاب میں بطور ڈپٹی سیکرٹری فنانس مقرر ہوئے۔ متعصب مولوی اگرچہ آپ کے خلاف شدید پراپیگنڈہ کرتے رہے مگر آپ کی ایمانداری اور اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے حکومت اُن

کو الگ نہ کر سکی بلکہ آپ مزید ترقی کرتے رہے۔ایک موقعہ پر منفی سفارش کے ساتھ آپ کا معاملہ صدر ضیاء تک بھی پہنچا تو آپکی ملازمت ختم کرنے کا حکم فوری طور پر جاری کر دیا گیا مگر جب گورنر پنجاب جنرل سوار خان نے آپکی فائل صدر کو بھجوائی کہ دیکھ تو لو یہ کیسا افسر ہے تو اسے دیکھ کر یہ نیا حکم جاری کرنا پڑا کہ سر دست اسے کسی اور جگہ تبدیل کر دیا جائے۔

آپ رفاہی کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے اور بزرگ باپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپ ہمیشہ صداقت پر قائم رہے۔

۳۰/اکتوبر ۱۹۹۸ء کی شام کو بعض قاتلوں نے آپ کو احمدیت کے جرم میں بڑی بیدردی سے شہید کر دیا گیا۔**انا للہ و انا الیہ راجعون۔**

آپ کی شادی محترم الحاج ڈاکٹر محمد سعید صاحب کی صاحبزادی نازی سعید صاحبہ سے ہوئی تھی جو لجنہ اماءاللہ لاہور کی ایک فعال کارکنہ ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا عبد العزیز اور دو بیٹیاں فوزیہ رشید اور شیبا رشید چھوڑے۔ بیٹا قالینوں کا کاروبار کرتا ہے۔ دونوں بیٹیاں اعلیٰ تعلیمیافتہ اور اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی بشیر شریف انگلستان میں ہر جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں اور اللہ کے فضل سے ایک مثالی احمدی ہیں۔

ملک اعجاز احمد صاحب شہید وزیرآباد۔ تاریخِ شہادت یکم دسمبر ۱۹۹۸ء۔ آپ مکرم عنایت اللہ صاحب مرحوم "ڈھونیکے" تحصیل وزیر آباد کے صاحبزادہ تھے اور ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں ہی "جنڈیالہ ڈھاب والا" میں ایک خاندان کے جملہ افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی تھی۔اس سے قبل اس گاؤں میں کوئی احمدی نہ تھا۔ اپنوں اور غیروں میں آپ کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شہید کے مقدمہ میں مجرموں کو گرفتار کروانے میں آپ نے بڑی کوشش کی۔اسی لئے مخالفین آپ کے جانی دشمن ہو گئے۔

واقعہ شہادت۔ یکم دسمبر ۱۹۹۸ء کو آپ وزیر آباد میں اپنی سیمنٹ ایجنسی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ صبح دس بجے کے قریب ایک لڑکا جس نے چادر لپیٹ رکھی تھی آیا اور پوچھا کہ ملک اعجاز کون ہے؟ ملک اعجاز صاحب کے ساتھ آپ کے دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا، کیوں کیا بات ہے؟ میں ملک اعجاز ہوں۔ یہ سنتے ہی اس لڑکے نے اپنی چادر کے نیچے سے لوڈ کیا ہوا ریوالور نکالا اور آپ پر فائر کر دیا۔ملک صاحب کو دو گولیاں لگیں جن سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔فائر کرنے کے بعد وہ لڑکا فرار ہونے کے لئے قریبی گلی میں دوڑا مگر ملک صاحب کے ایک دوست اور ملازم نے اہل محلّہ کے تعاون سے اسے پکڑ کر حوالہ پولیس کر دیا۔ آپ کے دوسرے دوست آپ کو تانگہ میں ڈال کر سول ہسپتال لے گئے جہاں ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ابھی آپریشن تھیٹر میں لے جانے کی تیاری ہو رہی تھی کہ مولیٰ کریم کی طرف سے بلاوا آ گیا اور آپ لبیک کہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون۔**

شہید مرحوم کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ اپنی ایک زیر کفالت بچی چھوڑی جو ان دنوں میڈیکل کالج کی طالبہ ہیں۔

مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ عمر سلیم بٹ صاحب۔ چونڈہ، سیالکوٹ۔ تاریخ شہادت ۹/مئی ۱۹۹۹ء۔ آپ چونڈہ کے ایک مخلص احمدی مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب بٹ کی بیٹی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا کام بڑے جوش اور جذبہ سے کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ کی کوششوں سے چونڈہ کے نواحی گاؤں ڈوگرانوالی میں دو بہن بھائی فروری ۱۹۹۹ء میں احمدی ہو گئے۔ چونکہ اس گاؤں میں اَور کوئی احمدی نہ تھا اس لئے دونوں نومبائعین کو کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے دونوں کا بہت خیال رکھا اور ہر مشکل میں انہیں حوصلہ اور تسلّی دیتی رہیں۔ اس مقصد کی خاطر آپ اُن کے گاؤں چلی جاتی تھیں۔ آخری بار یکم مئی ۱۹۹۹ء کو وہاں گئیں تاکہ اُن کے والد کو زیارت مرکز کے لئے ربوہ لے جانے کا پروگرام بنائیں۔ نومبائع عابد حسین اپنے کسی کام کی غرض سے سیالکوٹ گئے ہوئے تھے لہذا ان کی واپسی کا انتظار کرتے کرتے دیر ہو گئی اور پھر کوئی سواری نہ ملنے کی وجہ سے آپ کو ڈوگرانوالی میں ہی رات ٹھہرنا پڑا۔

نومبائعین کا ایک سوتیلا بھائی رفاقت حسین جو مجرمانہ ذہنیت کا مالک اور منشیات اور چوری وغیرہ کے کئی مقدمات میں ملوث ہے، گھر میں احمدیت پھیلانے کی ذمہ دار مبارکہ بیگم کو سمجھتا تھا لہذا ان کا سخت دشمن تھا۔ چنانچہ اُس نے ۲/مئی ۱۹۹۹ء کی صبح آپ پر چھریوں کے پے در پے وار کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ آپ کو اسی حالت میں علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ پہنچایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے آپ کا آپریشن کیا۔ بظاہر آپریشن کامیاب رہا لیکن چند دن بعد آپ کی حالت بگڑنے لگی تو فوراً میو ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپ ۹/مئی ۱۹۹۹ء کو وفات پا گئیں۔**انا للہ و انا الیہ راجعون۔**

آپ کے پسماندگان میں آپ کے خاوند مکرم عمر سلیم صاحب کے علاوہ تین بیٹے، دو بیٹیاں اور والدہ شامل ہیں۔ایک بیٹا ثاقب تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

اب آخر میں میں **آصفہ بیگم** کا ذکر کرتا ہوں۔ کیونکہ بکثرت لوگوں کے خطوط مل رہے ہیں اور مجھ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ آپ کی تعریف کے مطابق وہ بھی شہیدوں میں شامل ہیں۔ مجھے تو جب بھی وہ یاد آتی ہیں نہ جانے کیوں ذہن پر یہ شعر قبضہ کر لیتا ہے ؎

مارا دیار غیر میں مجھ کو وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم

وہ شرم رکھنے والا جانتا ہے جہاں تک مجھے یقین ہے وہ اللہ کے نزدیک شہداء میں شامل تھیں میرے شہید کہنے یا نہ کہنے سے بھی ان کا مقام میرے اللہ کے حضور وہی رہے گا جو مقدر ہو چکا ہے۔ اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

پس یہ آخری ذکر ہے خطبات میں شہداء کا۔اس کے بعد یہ سلسلہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اب بند کر دیا جائے گا۔

اب اس جلسے کے مہمانوں کی آمد آمد کے پیش نظر چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور چند اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے۔اس سے پتہ لگے گا کہ مہمانوں کی کیسی خدمت ہونی چاہئے۔ علاوہ ازیں جو مہمانوں کے حقوق اور میزبانوں کے حقوق ہیں اور جلسہ سالانہ میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے اس کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سے پہلے جو خطبہ دیا جائے گا اس میں تفصیل سے ذکر ہو جائے گا اور اکثر لوگ آ بھی چکے ہونگے اور سب اس مضمون کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔

پہلی روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کون سا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جس کو تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کہو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام)

پس خصوصاً اس جلسے پر اور آج کل بھی یہ عادت ایسی ہے جس کو بہت پختہ کر لینا چاہئے۔ ہر چھوٹے بڑے کو سلام کہیں۔ مجھے یاد ہے قادیان میں تو یہ ایسا رواج تھا کہ ہمارے استاذ حافظ صاحب دور سے بھینس کے قدموں کی آواز بھی سنتے تھے تو سلام کہہ دیا کرتے تھے۔ نظر تو آتا نہیں تھا کون ہے مگر چاپ سن کر اس لئے سلام کرنے میں جلدی کرتے تھے کہ پہلے مجھے ثواب مل جائے۔ پس آپ بھی سلام کرنے میں جلدی کیا کریں اور اس کا ثواب حاصل کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے عظیم عطا فرمائے۔

دوسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ "جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے"۔ یہ بہت ہی پیاری نصیحت ہے۔ کچھ کہنا ہے تو اچھی بات کہو ورنہ چپ رہا کرو۔ "اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے"۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار و الضیف ولزوم الصمت الاعن الخیر وکون ذلک کلہ من الایمان)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ سے کھانے کے لئے مانگنے کی غرض سے آیا تو آپ نے اسے وسق (ماپنے کے لئے ایک پیمانہ) بھر کر جو دیئے۔ ان میں سے وہ خود بھی کھاتا رہا اور اس کی بیوی اور دونوں کے مہمان بھی۔ یہاں تک کہ اس نے اس (بقیہ جو کی مقدار) کو ماپا۔ پھر وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا "اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم اس میں سے کھاتے رہتے اور تمہارے لئے بچے بھی رہتے"۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی معجزات النبی ﷺ)۔

یہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اعجاز ہے جس کو میں نے آج بھی اسی طرح جاری دیکھا ہے۔ **یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ جو نیک نیتی سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرتا ہے اس کا رزق کبھی ختم نہیں ہوتا۔**

ایک روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اور یہ سنن ترمذی کتاب البر والصلۃ میں درج ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کچھ ایسے بالا خانے ہیں کہ ان کے اندر سے باہر والے حصوں کو دیکھا جا سکتا ہے اور باہر سے اندر والے حصوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ کن کے لئے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ ان کے لئے جنہوں نے خوش کلامی کی، کھانا کھلایا، باقاعدگی سے روزے رکھے اور خدا کی خاطر رات کے وقت اس حال میں نماز ادا کی کہ لوگ

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652 , 248-5222

رہائش- 243-0794 27-0471

سو رہے ہوں۔(سنن الترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی قول المعروف)۔ یہ جو آخری حالت میں نماز ادا کرنے کا تعلق ہے یہ نیکی تو دنیا میں کسی کو نظر نہیں آسکتی اس لئے اللہ نے وہ بالاخانے ایسے عطا کئے جن کے اندر نظر پڑتی ہے اور ان کی حالت سے سب دیکھنے والے واقف ہو جاتے ہیں۔

اب آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانی کے متعلق چند اقتباسات پڑھ کے اس مختصر خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ پہلے تو مواد میں نے زیادہ رکھا ہوا تھا مگر پھر خیال آیا کہ جلسہ سالانہ پر ضرورت زیادہ ہو گی کہ اس مواد کو پیش کیا جائے اس لئے یہاں سے نکال دیا گیا ہے۔ بلا تکلف جس وقت تک یہ مضمون چلتا ہے وہیں خطبے کو ختم کر دیا جائے گا۔

مہمانوں کے انتظام مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا۔ فرمایا:-

"میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم. طبع جدید صفحہ ۲۹۲)

اُس زمانے سے اِس زمانے میں تو مہمانوں کی کثرت کا کوئی آپس میں بظاہر موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ معزز مہمان اپنے درجات میں بہت بلند تھے مگر آج بھی جو معزز مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسوں میں شامل ہوتے ہیں وہ نیک نیتی سے ہی آتے ہیں اور خدا کے حضور بڑا درجہ پاتے ہیں۔ پس ان کے متعلق جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ممکن نہیں رہا تھا کہ ان کے ساتھ بیٹھ کے کھانا کھائیں میرے لئے بھی بعض دفعہ یہ ممکن نہیں رہتا کہ خود اپنے گھر ٹھہرنے والے مہمانوں کے ساتھ بھی مل کر کھانا کھا سکوں حالانکہ اس سے پہلے میرا دستور یہی ہوا کرتا تھا کہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤں۔ تو یہ مجبوریاں ہیں کچھ پرہیزی پر بھی اکتفاء کرنی پڑتی ہے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ آنے والے اس سے درگزر فرمائیں گے۔

منتظمان باورچی خانہ کو آپ نے تاکید کی کہ "آج کل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ اس لیے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔ اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو۔ چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا دو۔ (ملفوظات جلد سوم. صفحہ ۱۵،۱۶ طبع جدید)

الحمدللہ کہ جماعت انگلستان اس پر عمل درآمد کر رہی ہے اور مسلسل چوبیس گھنٹے چائے پلانے کا انتظام بھی جاری ہے اور دودھ پلانے کا بھی انتظام جاری ہے۔ جس مہمان کو جو عادت ہو اس کے مطابق اس کی خدمت کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر اگر کوئی کہے کہ مجھے الگ کھانا پکوا دیا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ تو آج کل الگ کھانا بعض مہمانوں کے لئے پکایا جاتا ہے۔ وہ اس میں سے مہمانوں کو جو الگ کھانا کھانا چاہیں پیش کر دیا جایا کرتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مہمان تکلف نہ کیا کریں۔ "بعد نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول جلوس فرما ہوئے تو میر صاحب نے عبدالصمد صاحب آمدہ از کشمیر کو آگے بلا کر حضور کے قدموں کے نزدیک جگہ دی اور حضرت اقدس سے عرض کی کہ ان کو یہاں ایک تکلیف ہے کہ یہ چاولوں کے عادی ہیں اور یہاں روٹی ملتی ہے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ مَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (سورہ ص: آیت ۸۷) ہمارے مہمانوں میں سے جو تکلف کرتا ہے اسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے جو ضرورت ہو کہہ دیا کرو۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے چاول پکوا دیا کرو"۔ (ملفوظات جلد دوم. طبع جدید صفحہ ۴۸۲)

حضرت اقدس علیہ السلام نے منشی عبدالحق صاحب کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ:

"آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام وہی پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو۔ پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو، مجھے بلا تکلف کہہ دیں"۔

پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:

"دیکھو، یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

(ملفوظات جلد دوم. طبع جدید صفحہ ۸۰)

مہمان خانہ کے منتظمین کے لئے یہ تاکیدی ہدایت تھی:

"لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مد نظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو، اس لیے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے"۔

اب دیکھیں کام کتنا پھیل گیا ہے کہ وہ اکیلے آدمی کے ساتھ ایک معاون کام کیا کرتا تھا اور اب تو خدا کے فضل سے ہزارہا معاون کام کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہی یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستر خوان کو برکت عطا فرمائی ہے۔

پھر فرمایا "کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیے، کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ اُن کی ہر ایک ضرورت کو مد نظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے"۔

اب خدا کے فضل سے بیوت الخلاء کے متعلق بڑے کھلے واضح اشارے ہر جگہ لگا دئے گئے ہیں تاکہ جن صاحب کو ضرورت ہو وہ بغیر پوچھے وہاں تک جا سکیں۔ اس کی طرف جماعت انگلستان نے بڑی گہری توجہ کی ہے۔

"مَیں تو اکثر بیمار رہتا ہوں، اس لیے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیقِ حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر اُن کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم. طبع جدید صفحہ ۱۷۰)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بہت پیاری روایت بیان کرتے ہیں جسے میں آخر پر بیان کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں:

"مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مَیں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہو گا۔ مجھے حضرت صاحب علیہ السلام نے مسجد مبارک میں بٹھایا جو کہ اُس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھئے مَیں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپؑ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جبکہ کھڑکی کھلی، تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دے کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے مَیں پانی لاتا ہوں"۔ پانی کے ذکر کے ساتھ ہی وہ کہتے ہیں "بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتدا، پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دُوسرے کی کِس قدر خدمت کرنی چاہئے"۔ (ذکر حبیب صفحہ ۳۲۷ مصنّفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پس یہ آج کے مضمون کا آخری حصہ تھا جو میں نے سنا دیا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے مہمان نوازی اور میزبانی کے متعلق جتنے بھی حقوق ہیں ان کا ذکر انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے خطبہ میں کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔

والدین کی ذمہ داری

حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا"۔

(الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

خدمت کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم ——— گرکفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم کی محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد

بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری - پریس سیکرٹری)

(چھٹی قسط)

موٹر سائیکل پر آیات قرآنی کا سٹکر چسپاں کرنے پر توہین رسالت کا مقدمہ

مکرم ظہور احمد ولد انور حسین اور مکرم نور حسین ولد مولوی محمد انور ساکنان انور آباد ضلع لاڑکانہ کے خلاف موٹر سائیکل پر "الیس اللہ بکاف عبدہ" کا سٹکر چسپاں کرنے پر مورخہ ۱۶/نومبر ۱۹۹۵ء کو زیر دفعات 295/A،298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ نمبر ۸۰ تھانہ وارہ ضلع لاڑکانہ میں درج ہوا جو مولوی محمد صدیق امام مکی مسجد وارہ کی درخواست پر درج ہوا۔ مولوی محمد صدیق نے پولیس کو درخواست دیتے ہوئے لکھا:

"میں ساکن شہر وارہ مکی مسجد کا پیش امام اور خطیب ہوں۔ مورخہ ۱۰/ستمبر ۱۹۹۵ء کو صبح ۸ بجے میں قرآن پاک کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک شہر کے دوستوں (۱) نور حسین ولد غلام مرتضیٰ (۲) حاجی محمد ولد محمد اسمٰعیل (۳) محمد اسمٰعیل ولد حاجی سموں خان نے آکر بتایا کہ ظہور احمد ولد نور حسین ذات ابڑو اور نور حسین ولد محمد انور ذات ابڑو ساکنان انور آباد تعلقہ وارہ جو سکول کے باہر شہر وارہ کے مین چوک میں ایک موٹر سائیکل پر سوار ہو کر آئے ہیں ان کی موٹر سائیکل کے میٹر کے اوپر قرآن پاک کی ایک آیت شریف الیس اللہ بکاف عبدہ لکھی ہوئی ہے۔ چونکہ دونوں اشخاص قادیانی ہیں اور اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں اور کافر ہیں ان کو قرآن پاک کی آیت لکھنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ یہ قرآن پاک کی بے حرمتی ہے۔ میں دوستوں کی اطلاع پر مسجد شریف سے باہر چوک میں آیا اور دیکھا کہ یہ دونوں قادیانی موٹر سائیکل پر سوار ہیں اور شہر وارہ کے مسلمانوں کی کافی تعداد وہاں انہیں گھیراؤ کئے ہوئے ہیں۔ میں نے خود آکر دیکھا کہ ان کی موٹر سائیکل پر واقعی قرآن کریم کی مذکورہ آیت لکھی ہوئی ہے۔ میں نے ان دونوں اشخاص سے پوچھا کہ کیا یہ موٹر سائیکل آپ کی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہماری ہے۔ میں نے دوبارہ پوچھا کہ موٹر سائیکل پر یہ آیت آپ نے لکھی ہے تو انہوں نے کہا ہاں ہم نے لکھی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم قادیانی کافر ہو تم ہمارے قرآن پاک کی آیت نہیں لکھ سکتے کیونکہ پاکستانی قانون کے مطابق کسی بھی قادیانی کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے یا مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرے اور قانون کے مطابق اگر کوئی قادیانی مسلمانوں کے احساسات کو مجروح کرے گا یا حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرے گا یا قرآن مجید کی کسی بھی آیت کا اس طرح استعمال کرے گا یا شعائر اسلام کو استعمال کرے گا جس کے مطابق وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہو تو وہ پاکستان کے آئین کے مطابق مجرم ہے۔ اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا حق دیا گیا ہے۔۔دوبارہ میں نے ان سے کہا کہ آپ قادیانی کافر ہیں آپ ہمارے قرآن کریم کی آیت نہیں لکھ سکتے کیونکہ مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اور تیسرے یہ کہ قرآن پاک میں جو آیات حضرت محمد ﷺ کی شان میں نازل ہوئی ہیں جیسا کہ یہ آیت بھی ان میں سے ایک ہے اور آپ کے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ یہ سب آیات میری شان میں نازل شدہ ہیں۔ تم اس جھوٹے نبی کے پیروکار ہو اور اس آیت کو موٹر سائیکل پر لکھ کر تم رسالت کے بھی منکر ہو چکے ہو۔ میرے ان الفاظ پر ان دونوں قادیانی اشخاص نے کہا کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہم نے یہ آیت لکھی ہے اور لکھتے رہیں گے۔ ہم نے پاکستان کے قانون کو تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی کریں گے۔ آپ نے جو کرنا ہے کر لیں۔

اس کے بعد میں اپنے دوستوں کو وہاں بٹھا کر وارہ تھانہ اطلاع کرنے آیا ہوں کہ آپ ان مجرموں کو گرفتار کریں اور موٹر سائیکل کے میٹر پر قرآن پاک کی آیت تحریر شدہ ہے اس کو اپنی تحویل میں لیں اور دونوں مجرموں کو قانون کے مطابق دفعہ 295/A،298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان کے مطابق سزا دلوائیں"۔

اس کی اس درخواست پر سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاڑکانہ نے بذریعہ چٹھی نمبر ۳۵۵۴/۹۵-۱۱-۱۴، مقدمہ درج کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ مورخہ ۱۶/نومبر ۱۹۹۵ء کو دونوں احمدیوں پر مقدمہ کا اندراج ہو گیا۔

پولیس نے ظہور احمد کو گرفتار کر لیا اور موٹر سائیکل اپنے قبضہ میں لے لی۔ بڑی مشکل سے ان کو رہا کروایا گیا مگر بعد میں جمعیت العلمائے اسلام کے لیڈر مولانا فضل الرحمٰن کے دباؤ کے نتیجہ میں پولیس نے دونوں احمدیوں کو گرفتار کر لیا اور موٹر سائیکل دوبارہ اپنے قبضہ میں لے لی۔ یاد رہے کہ ظہور احمد اور نور حسین دونوں سکول ٹیچر ہیں۔ سیشن جج سے ان کی ضمانتیں کروانے کی کوشش کی گئی مگر اس نے درخواست ضمانت کو مسترد کر دیا جس کے بعد ضمانت کے حصول کے لئے سندھ ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا مگر وہاں بھی حکومت نے ضمانت کی سخت مخالفت کی۔ مگر آخر کار سندھ ہائی کورٹ کے جج نے دونوں احمدیوں کی ضمانت کی درخواست منظور کر لی اور اس طرح ان دونوں کو تقریباً تین ماہ جیل میں رہنے کے بعد ضمانت پر رہائی نصیب ہوئی۔

☆......☆......☆

پولیس انسپکٹر نے جھوٹے گواہ پیش کر کے توہین رسالت کا مقدمہ دائر کر دیا

مکرم چوہدری محمد انور صاحب آف حاجی پور ضلع راجن پور کے خلاف مورخہ ۲۸/جنوری ۱۹۹۶ء کو تھانہ داجل میں دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان کے تحت ایک مقدمہ نمبر ۳۸ درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ ایک شخص رسول بخش نامی ونڈ ملک احمد بخش سکنہ حاجی پور کے بیان پر چوکی حاجی پور کے انچارج ریاض احمد سب انسپکٹر پولیس نے تحریر تصدیقی کیا اور رسول بخش کے تصدیقی دستخط کروائے۔

استغاثہ کے مضمون کے مطابق رسول بخش نے اپنے بیان میں کہا کہ قصبہ حاجی پور میں میری آڑھت کی دوکان ہے۔ مسمی محمد انور مشہور فوجی ولد فتح محمد جو کہ قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے اور اپنی فرقہ وارانہ تبلیغ سے مختلف لوگوں مسلمانوں کو اپنے فرقہ قادیانی پر راغب کر چکا ہے۔ اس سلسلہ کے پیش نظر محمد انور مذکور میرے پاس بھی اپنی اس تبلیغ کے سلسلہ میں آتا رہا کہ اپنے مذہب اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بن جاؤ جس میں مفاد ہی مفاد ہے۔ چنانچہ مذکورہ اس دوران مختلف اوقات میں میرے پاس آکر اپنے فرقہ کا پرچار کرتا رہا۔ بالآخر دو یوم ہوئے کہ محمد انور فوجی میری آڑھت پر قریباً ۱۲ بجے دن آیا جبکہ میرے پاس مسمیان ثناء اللہ ولد امان اللہ اور عبدالحمید عرف بگا ولد محمد بخش ساکنان حاجی پور بیٹھے ہوئے تھے جن کی موجودگی میں محمد انور مذکور نے ایک کتاب "سلسلہ احمدیہ" پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے اور ایک پرت عہد بیعت برائے داخلہ جماعت احمدیہ دیا جس کی پشت پر شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ درج ہیں لا کر میرے حوالے کیں کہ اپنا مذہب چھوڑ کر ہمارا مذہب اپنائیں۔ مزید دوران تبلیغ مذکورہ بالا کو کہا گیا کہ ہمارے نبی کریم کا فرمان ہے کہ میرے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ جو دعویٰ نبوت کرے گا وہ کافر کاذب دجال ہے۔ اس پر محمد انور مذکور نے کہا کہ یہ سب بکواس ہے اس کے علاوہ حضور پاک کی ذات شان کے خلاف مزید گستاخانہ الفاظ بھی کہے۔

محمد انور مذکور نے اس کتاب سلسلہ احمدیہ اور پرت عہد بیعت کے ذریعہ اپنے قادیانی فرقہ کا پرچار کرتے ہوئے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش کی ہے اس لئے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاوے۔ ریاض احمد سب انسپکٹر پولیس نے بیان بالا پر رسول بخش کے دستخطوں کے بعد تحریر کیا کہ اس سے سردست صورت جرم 295/C کا اطلاق ہونا پایا جاتا ہے اور اس طرح تحریر استغاثہ تھانہ داجل ارسال کر دیا گیا جہاں مکرم چوہدری محمد انور کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔

واقعات کی تفاصیل جو پاکستان سے موصول ہوئیں ان کے مطابق مقدمہ درج کروانے کی سازش سب انسپکٹر پولیس ریاض کی ہے۔ دراصل مکرم چوہدری محمد انور صاحب کا کسی پارٹی سے زمین کی فروخت کے بارہ میں جھگڑا ۱۹۹۵ء سے چل رہا تھا جسے طے کرنے کے لئے بجائے سول کورٹ کی طرف رجوع کرنے کے مخالف پارٹی نے سب انسپکٹر پولیس ریاض احمد سے مدد حاصل کی جس نے چوہدری محمد انور صاحب کو تھانہ بلا کر ڈرایا دھمکایا اور زیر حراست بھی رکھا۔ چوہدری محمد انور صاحب نے ہائی کورٹ میں پولیس سب انسپکٹر کے خلاف رٹ کی درخواست دی جو نامنظور ہو گئی۔ سب انسپکٹر نے ناجائز طور پر ڈرا دھمکا کر چوہدری محمد انور صاحب سے دس ہزار روپے بھی ہتھیا لئے جس کی رپورٹ محمد انور صاحب نے اینٹی کرپشن کے ڈائریکٹر کو کر دی اس پر بھنا کر پولیس سب انسپکٹر نے مکرم چوہدری محمد انور صاحب کے خلاف ایک سراسر جھوٹا توہین رسالت کا مقدمہ، جھوٹا مدعی اور جھوٹے گواہ بنا کر قائم کر دیا اور انہیں یکم فروری ۱۹۹۶ء کو گرفتار کر لیا گیا۔

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت حکیم مولوی وزیرالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی

(یکے از صحابہ رضی اللہ عنہ ۳۱۳)

قسط ۲ء

از محترم حکیم محمد دین صاحب ناظم قضاء قادیان

نمبر ۳۲۳: مولوی وزیرالدین صاحب مکیریاں ضلع ہوشیارپور

نمبر ۳۲۴: چوہدری کریم بخش صاحب مکیریاں ضلع ہوشیارپور (داداجان کے برادر)

نمبر ۳۲۵: غلام حسین صاحب مکیریاں ضلع ہوشیارپور (داداجان کے بھتیجے)

نمبر ۳۲۶: میاں میراں بخش صاحب مع اہل وعیال (داداجان کے برادر)

ان کے فرزندان مکرم فضل الدین صاحب اوورسیئر مکرم خیر دین صاحب مکرم مولوی عطا محمد صاحب مکرمہ چچی صاحبہ سب صحابی تھے۔ اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

نمبر ۳۲۷: غلام رسول صاحب مع اہل و عیال مکیریاں ضلع ہوشیار پور (دادا جان کے بھتیجے) (منقول از آئینہ کمالات اسلام آخری حصہ صفحہ ۱۷)

غیر از خاندان افراد (۱) قاضی غلام حسین صاحب ساکن میانوِنڈ ضلع امرتسر مع فرزندان و افراد خاندان۔ مکرم سید علی محمد صاحب مکیریاں۔ مکرم سید محمد اشرف صاحب کارکن دفتر رشتہ ناطہ۔ مکرم سید محمد اسماعیل صاحب پوسٹ ماسٹر سوجانپور ان کے فرزند مکرم سید عقیل صاحب پوسٹ ماسٹر حیدر آباد دکن (مکرم سید عقیل صاحب نے ضلع کانگڑہ میں بیعت کی تھی بعد میں ہجرت کر کے دکن چلے گئے تھے خاکسار نے ان سے خود تصدیق کرلی تھی۔

نوٹ:- خاکسار نے اپنے بزرگوں سے دادا جان مرحوم کا ایک قصیدہ سنا ہے جس میں آپ کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے اوصاف اور نام مذکور تھے قصیدہ کے اشعار یاد نہیں رہے۔ البتہ ان میں سے دو نام سید اسماعیل و سید عقیل صاحب یاد ہیں جن کی تاریخ بیعت الحکم میں بھی درج ہے۔

۸- بفضلہٖ دادا جان مرحوم کی ذریت اور متعلقین میں سے مندرجہ ذیل افراد نے خدمت دین کی توفیق پائی اور ان میں سے جو زندہ ہیں وہ توفیق پارہے ہیں۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ ان افراد کی فہرست معہ تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱- آپ کے فرزند اور بیٹوں کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ انما الاعمال بالخواتیم۔

۲- آپ کے بھتیجے یعنی خاکسار کے چچا مکرم مولوی عطا محمد صاحب (صحابی ابن صحابی) مرحوم بیعت ۱۹۰۱ء یعنی والد بزرگوار مکرم اخویم نور محمد صاحب (نسیم سیفی ایڈیٹر الفضل ربوہ)

۳- مکرم مولوی محمد حسین صاحب (صحابی ابن صحابی) جو آپ کے کئی طرف سے رشتہ دار ہیں۔ ان کے بعض پوتے بھی بفضلہٖ مربی سلسلہ ہیں۔ موصوف نے ایک کامیاب مبلغ کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

۴- مکرم اخویم مولوی محمد شریف صاحب فاضل مرحوم سابق مبلغ فلسطین و گیمبیا و پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ (آپ کے نواسے ہیں)

۵- مکرم اخویم مولوی محمد صدیق فاضل ایم اے۔ ریٹائرڈ انچارج خلافت لائبریری ربوہ (آپ کے نواسے ہیں) ان کے دو بیٹوں نے بھی مغربی افریقہ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی ہے۔

۶- مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی مرحوم سابق مشنری انچارج نائیجیریا و ایڈیٹر الفضل ربوہ

۷- مکرم مولوی ابو البشارت عبدالغفور صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ جن کے ساتھ یکے بعد دیگرے آپ کی دو نواسیوں کی شادی ہوئی۔ (ابن صحابی)

۸- مکرم اخویم محمد حمیدالدین صاحب بی اے بی ٹی مرحوم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (جو فرقان فورس کی ٹریننگ کے دوران) شہید ہوگئے تھے۔ (آپ کے نواسے صحابی)

۹- مکرم اخویم محمد علیم الدین صاحب مرحوم ایم اے ایل ایل بی سابق امیر جماعت اسلام آباد پاکستان۔ آپ تحریک جدید کے ماتحت بھی خدمت بجالاتے رہے ہیں۔ (آپ کے پوتے)

۱۰- ناچیز حکیم محمد دین سابق مبلغ و ہیڈماسٹر مدرسہ احمدیہ و نائب ناظم وقف جدید و صدر مجلس انصار اللہ بھارت۔ حال ناظم دارالقضاء و صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ و صدر مجلس وقف جدید قادیان (آپ کا پوتا)

۱۱- ناچیز کا فرزند عزیز نصیرالدین سلمہ اللہ نظارت علیا میں کارکن ہے۔ خدا تعالیٰ اُسے مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آپ کا پڑپوتا)

۱۲- عزیز مکرم اخویم محمد رشیدالدین صاحب مرحوم اور اُن کی اہلیہ صاحبہ اپنے رنگ میں خادم سلسلہ ہیں۔ (پوتا)

۱۳- اِن کے فرزند عزیز ڈاکٹر نصیرالدین صاحب نصرت جہاں سکیم کے تحت کئی سال سے مغربی افریقہ و دیگر ممالک میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ (آپ کا پڑپوتا)

۱۴- مکرم مولوی صالح محمد صاحب فاضل مرحوم اور ان کے فرزند عزیزم محمد صادق صاحب دونوں نے مغربی افریقہ میں خدمت کی توفیق پائی ہے۔ (آپ کی پڑنواسی کا شوہر اور کئی طرف سے رشتہ دار)

۱۵- مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مرحوم سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اور ان کے فرزند ڈاکٹر خالد صاحب خادم سلسلہ ہیں۔ جو ربوہ میں خدمت بجا لارہے ہیں۔ (کئی طرف سے رشتہ دار ہیں)

۱۶- مکرم مولوی امام دین صاحب مرحوم سابق مبلغ انڈونیشیا (آپ کی پڑنواسی کا شوہر)

خدا تعالیٰ اِن سب کی خدمات قبول فرمائے۔ آمین

۹- دادا جان مرحوم کی وفات پر 94 سال کا طویل عرصہ ہو چکا ہے۔ اِس بارہ میں پورے کوائف پیش نہیں کئے جاسکتے۔ جو لوگ اُن کے حالات سے واقف تھے وہ بھی سب کے سب وفات پاچکے ہیں۔ تاہم اس بارہ میں کچھ حقائق ذیل میں تحریر ہیں (دادا جان مرحوم کی جائیداد صرف مکیریاں کا رہائشی مکان تھی آپ کا گزارہ اپنی ماہوار تنخواہ پر تھا۔ وطن تو مکیریاں تھا۔ مگر سروس کا ہیڈ کوارٹر ضلع کانگڑہ تھا۔ آپ کی شروع سے ہی انتہائی خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں زندگی گزاریں جس کا اظہار آپ کے کلام میں بھی موجود ہے۔

یارب چناں شود کہ کنم عمر خود تمام
در قادیاں بخدمت خدام ایں امام

(الحکم ۷ار فروری ۱۹۰۵ء ٹائٹل پیج)

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی بنا پر آپ نے اپنی سروس جاری رکھی۔ اپنے اکلوتے بیٹے کو اپنے سکول میں مڈل پاس کراتے ہی معہ اہل و عیال کرایہ کا مکان لیکر قادیان میں ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۶ء تک بسلسلہ تعلیم رکھا۔ اسی دوران میں اکتوبر ۱۹۰۵ء کے آخر پر مرض فالج کا حملہ ہوا۔ آپ کی خواہش کے مطابق آپ کو سوجان پور سے قادیان لایا گیا۔ اتفاق سے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان میں موجود نہ تھے۔ آپ کے بڑے داماد آپ کو یہاں سے مکیریاں پہنچانے کیلئے لیکر روانہ ہوگئے۔ راستہ میں ہی آپ کی وفات ہوگئی۔ (ابھی نظام وصیت جاری نہ ہوا تھا اس لئے آپ کی تدفین مکیریاں میں عمل میں آئی۔)

جہاں تک مالی تحریکات میں حصہ لینے کا تعلق ہے۔ اس بارہ میں مجھے صرف آپ کے براہین احمدیہ کی اشاعت میں حصہ لینے کا علم مکرم والد صاحب مرحوم کے ذریعہ ہوا تھا۔ کہ مرحوم دادا جان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پیشتر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک نسخہ اپنے لئے خریدا تھا اور مبلغ -/۵ (پانچ روپے) براہین احمدیہ کی اشاعت کیلئے حضور کی خدمت میں پیش کئے تھے۔

اِسی طرح کتاب سراج منیر صفحہ ۸۶ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بایں الفاظ دادا جان مرحوم کا نام فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ و چاہ وغیرہ میں درج فرمایا ہوا ہے۔

ع۱۲ (وزیرالدین ہیڈ ماسٹر سجان پور کانگڑہ) (روحانی خزائن)

اسی طرح مرحوم کا بعض تحریکات میں حصہ لینا اخبار الحکم کے ریکارڈ میں موجود ہے مثلاً

۱- اخبار الحکم ۷ار فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۶

۲- اخبار الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۶

۳- اخبار الحکم ۷ار جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۶

۴- اخبار الحکم ۱۰ر مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۸

دادا جان مرحوم کی خواہش کے مطابق والد صاحب مرحوم نے آپ کی وفات کے بعد آپ کا مکیریاں کا رہائشی مکان ہمیشہ اغراض جماعت کیلئے وقف رکھا۔ اس میں سکونت پذیر نہ ہوئے صرف اس کی دیکھ بھال کیلئے سال دو سال کے بعد حسب موقعہ خود جاتے تھے کبھی والدہ صاحبہ مرحومہ جایا کرتی تھیں۔ عام طور پر یہ مکان مقفل رہتا تھا اور کسی رشتہ دار کی تحویل میں اس کی چابی رہا کرتی تھی۔ جنہیں ہدایت تھی کہ مرکز قادیان سے جب بھی کوئی کارکن یا تبلیغی وفد مکیریاں جائے۔ اور اُس مکان میں ٹھہرنا چاہے تو اُسے اس میں ٹھہرنے کی اجازت ہے اور اس امر کی اطلاع قادیان میں بھی کی ہوئی تھی۔ چنانچہ یہ سلسلہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی وفات تک یعنی ۱۹۳۴ء تک جاری رہا۔ بعد میں والد صاحب مرحوم نے خاکسار سے ذکر کیا کہ آپ اس مکان کو سلسلہ کے نام یعنی صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کرنا چاہتے ہیں اس بارہ میں والد صاحب مرحوم نے مجھ سے مشورہ طلب فرمایا۔ ناچیز نے عرض کیا کہ آپ ضرور ہبہ کر دیں۔ والد صاحب محترم نے پہلے ہی قادیان میں اس امر کی اطلاع کی ہوئی تھی۔ چنانچہ قادیان سے مکرم شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ مکیریاں کیلئے روانہ ہوئے۔ ادھر والد صاحب محترم بھگتانوالہ امرتسر سے خاکسار کو ساتھ لے کر مکیریاں کیلئے روانہ ہوئے۔ جالندھر کے سٹیشن پر سب اکٹھے ہوگئے اور سب جالندھر سے مکیریاں کی گاڑی پر سوار ہو کر مکیریاں پہنچ گئے۔ جالندھر سے مکرم شیخ محمد دین صاحب مرحوم کے علاوہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح مبلغ سلسلہ بھی ہمارے ہم سفر تھے موصوف ان دنوں مکیریاں میں بطور مبلغ مقرر تھے۔ ہبہ نامہ کی تکمیل کے بعد والد صاحب مرحوم اپنا سارا سامان جو اس مکان کے ایک کمرے میں بند ہوا کرتا تھا ساتھ لیکر واپس بھگتانوالہ امرتسر آگئے تھے۔ اس ہبہ نامہ مکان دادا جان مرحوم کا ذکر تاریخ احمدیت میں ان الفاظ میں مذکور ہے۔

مکیریاں مشن کا قیام

مرکز کیلئے ایک احمدی محمد عزیزالدین صاحب سٹیشن ماسٹر ابن حضرت مولوی وزیرالدین صاحب (۳۱۳) نے ایک مکان ہبہ کر دیا"۔

(منقول از تاریخ احمدیت جلد ۸ زیر عنوان مکیریاں کا مشن صفحہ ۶۴، ۶۵)

۱۰- دادا جان مرحوم کی علمی، قلمی صلاحیتوں اور دینی خدمت کے بارہ میں چند حقائق ذیل

میں درج ہیں:-

☆- آپ نے براہین احمدیہ کے مطالعہ سے ہدایت پائی تھی۔ اِس کتاب سے اس قدر متاثر ہوئے تھے کہ اس پر نہایت بلند پایہ عالمانہ فارسی زبان میں مبسوط ریویو کتابی شکل میں تحریر فرمایا۔ آپ خوش نویسی میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ اس کا یہ مسودہ آپ کے ہاتھ کا تحریر کردہ تھا۔ مگر آپ کو اسے شائع کرنے کی مہلت نہ ملی۔ خاندان کے بہت سے افراد نے اسے دیکھا ہے یہ امانت والدہ صاحبہ مرحومہ کے پاس تھی جسے خاکسار نے بھی چند مرتبہ بچشم خود دیکھا ہے۔ افسوس ہے۔ ۱۹۳۴ء میں یہ مسودہ گھر سے مفقود ہو گیا اور ہر چند تلاش کے باوجود نہ مل سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے آپ کو عشق تھا۔ اوّلین وقت میں ہر کتاب کو خریدتے تھے پھر اُسے اپنے ہاتھ سے مجلد بناتے اُس پر اپنا نام تحریر فرماتے۔ اُس کا گہرا مطالعہ فرماتے اور اُس کے حاشیہ پر یادگاری نوٹس خوشخط لکھتے تھے آپ کا سارا کتب خانہ والد صاحب مرحوم نے ناچیز کے زندگی وقف کرنے پر ناچیز کو مرحمت فرمادیا تھا۔ افسوس ہے پارٹیشن کے ایام میں یہ خزانہ میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے آپ کے قلبی لگاؤ اور عشق کا اندازہ حضور کی غیر مطبوعہ کتب کے حصول کیلئے آپ کی تڑپ اور بے قراری کے اظہار سے ہو سکتا ہے۔ جس کا اظہار آپ نے ان اشعار میں فرمایا ہے:

اے امام قادیان برتو صلوٰۃ و سلام
داستان ناتوانی گوش فرما از غلام
نیک میدانی کہ شور سرکشاں ہر سو بپاست
ازچہ حکمت دیر ماندہ ذوالفقارت از نیام
نے مسیح در ہند برآمد نہ تریاق القلوب
نے جواب امہات المومنین راشد نظام
دیدہ ہا در انتظار منن الرحمٰن شد سپید
شوق دل بگسست از دست شکیبائی زمام
تشنگی از حد گذشت اے ابر رحمت زود بار
بے تو شادابی ندارد کشت زار خشک کام
ناخدائے کشتی دین خدا راہبتے
امت مرحومہ را برہاں ز طوفان ظلام

(منقول از الحکم ۱۹۰۱-۳-۱۷ صفحہ ۹)

آپ کا منظوم کلام (اُردو - فارسی قصائد) اخبار الحکم میں پاک شاعری کے عنوان کے تحت مندرجہ ذیل شماروں میں موجود ہے۔ ان میں سے مندرجہ بالا مدحیہ قصیدہ جو فارسی میں ہے۔ اور ۱۳۲ اشعار پر مشتمل ہے جیسے کہ محترم والد صاحب مرحوم کے مکتوب میں ذکر آچکا ہے۔ دادا جان مرحوم نے لکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں خود سنایا تھا۔

خاکسار کی پھوپھی مکرمہ برکت بی بی صاحبہ مرحومہ صحابیہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار الہ یار صاحبؓ صحابی نے مجھے بتایا کہ ایک قصیدہ دُعائیہ دادا جان مرحوم نے لکھ کر پھوپھی جان مرحومہ کے ذریعہ بطور التجائے دُعا حضور اقدسؑ کی خدمت میں بھجوایا تھا جو موصوفہ نے خود حضرت اقدسؑ کی خدمت میں پیش کیا اور حضور نے ملاحظہ کے بعد فرمایا۔ "ماشاء اللہ مولوی صاحب بڑے عالم ہیں"۔ خاکسار نے ربوہ میں مکرر اس کی تصدیق پھوپھی صاحبہ مرحومہ سے کرلی تھی۔ مگر یہ علم نہیں کہ آیا یہ الحکم میں مطبوعہ قصائد میں سے کوئی قصیدہ تھا یا کوئی اور تھا۔

ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی یا کسی اور موقعہ پر دادا جان مرحوم نے نہایت فاضلانہ انداز سے انگریزی حکومت کے اوصاف کو آشکار کرنے والا منظوم کلام لکھ کر بھجوایا جسے حکومت نے پسند کیا اور قابل انعام قرار دیا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد محترم والد صاحب مرحوم نے اُسی کے حوالہ سے ایک درخواست ڈپٹی کمشنر کانگڑہ یا دیگر افسران حکومت کو اسی حوالہ سے کارروائی کیلئے ارسال فرمائی تھی اس کا اصل مسودہ یا اس کی نقل غالباً بڑے بھائی صاحب کے پاس موجود ہے اس سے بھی آپ کی علمی و قلمی صلاحیت کے علاوہ اپنے امام کی تعلیم کو آشکار کرنے کیلئے جذبہ تبلیغ و خدمت دین کا ثبوت ملتا ہے۔ ناچیز نے والد صاحب مرحوم کی درخواست کا یہ مسودہ خود دیکھا ہے۔

☆-حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار بیعت کے بعد صحابہؓ کے اسماء پتہ جات اور ان کی خصوصیات وغیرہ کو منضبط کرنے کے بارہ میں ایک اشتہار مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا اس پر عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں "شیرازہ قوم" کے عنوان سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے چند اقساط اخبار الحکم میں سپرد قلم فرمائیں۔ یہ اقساط الحکم ۱۹۰۵ء-۵-۲۴، ۱۹۰۵ء-۵-۳۱ میں شائع شدہ ہیں اس میں آں محترم نے پنجاب کے ہر ضلع کے اہل قلم احمدی احباب سے تجاویز طلب فرمائی ہیں اور لکھا ہے "میری رائے میں مندرجہ ذیل اشخاص اس کام کے اہل ہیں۔ چنانچہ نمبر ۲۲ پر آپ نے کانگڑہ کیلئے مولوی وزیرالدین صاحب کا نام بھی تجویز فرمایا ہے... چنانچہ اس سلسلہ میں موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ تحریر کا اقتباس پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ کی اس تحریر کو پڑھ لینے کے بعد میں جانتا ہوں کہ ہر شخص گناہ کرے گا۔ اگر اس سلسلہ میں مجھے مدد نہ دے گا اور اسلئے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھتا اور انتظار کرتا ہوں کہ قوم کے وہ سر برآوردہ لوگ جن سے اس کام میں میں نے مدد چاہی ہے کہاں تک میری مدد کرتے ہیں"۔

(الحکم ۱۹۰۵ء-۵-۳۱) چنانچہ الحکم میں مندرجہ بالا مضمون کے بارہ میں حضرت حکیم الامت کی مندرجہ ذیل رائے بھی شائع ہوئی ہے۔ فرماتے ہیں:

"میں اس آگہی کو بہت ہی ضروری یقین کرتا ہوں۔ گو میرا دل ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ ہماری قوم محدود ہو۔ ہم ابراہیمؑ کی اولاد ہوں جو گنی نہیں جا سکتی مگر سردست آگہی کی ضرورت ہے اور وہ ضرورت انشاء اللہ تعالیٰ بعد کو ظاہر کی جاویگی۔"

(نورالدین الحکم ۱۹۰۵ء-۵-۳۱)

مگر دادا جان اس کے چند ماہ بعد وفات پاگئے تھے۔ بمطابق اخبار بدر آپ نے نومبر ۱۹۰۵ء میں وفات پائی (بدر ۱۹۰۶ء-۱-۱۲)

☆- مولانا جلال الدین شمس مرحوم سابق امام مسجد لندن و مبلغ بلاد عربیہ نے اپنی تقریر .. بر موضوع صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاصر علمائے کرام و صوفیائے عظام کے اسمائے گرامی کی فہرست درج کی ہے جس کے بارہ میں آپ نے لکھا ہے کہ یہ فہرست بڑی کوشش و جستجو سے مرتب کی گئی ہے۔ موصوف نے اس میں ۱۶۳ علمائے سلسلہ کے نام و پتہ جات درج کئے ہیں۔ دادا جان مرحوم کا اسم گرامی اس فہرست میں نمبر ۳۴ پر بایں الفاظ درج ہے۔

"حضرت مولوی وزیرالدین رضی اللہ عنہ مکیریاں ضلع ہوشیارپور"

(صداقت حضرت مسیح موعودؑ- مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم صفحہ ۱۳۸ مطبوعہ ۱۹۶۶ء قادیان)

☆- حضرت دادا جانؓ اپنے خاندان، وطن علاقہ اور جس علاقہ میں آپ نے سروس کی تھی یعنی ضلع کانگڑہ میں جانی پہچانی اور معروف شخصیت تھے۔ آپ کے شاگردوں میں بھی بڑے بڑے قابل لوگ تھے۔ مکیریاں وہ جگہ ہے جہاں احمدیت کی مخالفت پارٹیشن تک کی جاتی رہی ہے۔ تاریخ احمدیت میں اس کا ذکر موجود ہے۔ ۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۵ء خاکسار کا ہوش کا زمانہ ہے اس اثنا میں چند مرتبہ مکیریاں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ مکیریاں میں بچپن میں یہی سنا جاتا رہا کہ جب بھی مکیریاں میں دادا جان مرحوم کا بازار سے گزر ہوتا باوجود مخالفت کے دوکاندار اور شرفا کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا کرتے تھے۔ ۱۹۳۵ء میں مجھے اپنے والد صاحب مرحوم کے ساتھ سارے شہر میں سے گذر کر مکان کے ہبہ کے سلسلہ میں شہر کے اندر دور تک ہندو آبادی میں جانے کا پہلی بار اتفاق ہوا۔ خاکسار نے دیکھا کہ والد صاحب کو دیکھ کر اِدھر اُدھر سے بہت سے لوگ ایک ہندو تاجر کی دکان پر جمع ہوگئے۔ خاکسار نے بڑے معمر بزرگوں سے اس موقعہ پر بھی جبکہ دادا جان کو وفات پاکر ۳۰ سال ہو چکے تھے یہی سنا کہ آپ کی قابلیت کا اِس علاقہ میں اور کوئی شخص نہیں ہے۔ جب ہبہ نامہ کا اسٹامپ لکھا جارہا تھا۔ بعض ہندو معمر بزرگوں نے یہ بھی اظہار کیا کہ مرحوم دادا جان اعلیٰ پایہ کے خوشنویس بھی تھے۔ خاکسار نے خود بھی دادا جان مرحوم کی عام تحریر دیکھی ہے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حاشیہ جات لکھے ہوئے دیکھے ہیں۔ آپ کی تصنیف بھی دیکھی ہے۔ جس کی کتابت آپ نے اپنے ہاتھ سے کی ہوئی تھی۔ اُن کی یادگار چند خطوط بھی بطور تبرک خاکسار نے والدہ صاحبہ سے لئے تھے۔

☆-دادا جان مرحوم کی علمی قابلیت کا چرچا سب سے پہلے آپ کے وطن مکیریاں سے شروع ہوا۔ سکھوں کے دور حکومت میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فیملی کا کچھ حصہ مکیریاں میں مقیم رہا دادا جان مرحوم کی جوانی کے زمانہ میں اُس کے بھانجوں کیلئے کسی اچھے عالم کی قرب و جوار میں تلاش کی گئی۔ چنانچہ یہ خدمت بعد انتخاب دادا جان مرحوم کے سپرد ہوئی۔ جب اِس خدمت کے صلہ میں آپ کو پہلی تنخواہ ملی۔ تو یہ رقم آپ نے اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں پیش کی۔ جو اُن کی حد درجہ خوشنودی کا باعث ہوئی۔ اس لئے کہ وہ سمجھا کرتے تھے کہ جو زیادہ پڑھ جاتا ہے وہ دوسروں کی مدد کے سہارے ہی گزر بسر کر سکتا ہے۔ اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

☆-دادا جان مرحوم نے کچھ عرصہ اورنٹیل کالج لاہور میں بھی تعلیم پائی تھی۔ اُس زمانہ میں آپ کے ہم کلاسوں میں رائے بہادر منشی گلاب سنگھ مالک مطبع مفید عالم پریس لاہور و مولوی فیروز الدین فیروز سنز والے، قاضی مولوی غلام حسین صاحب آف میانونڈ ضلع امرتسر بھی آپ کے ہم کلاس تھے۔ مکرم قاضی غلام حسین صاحب بعد میں آپ کی تبلیغ سے احمدی ہوگئے تھے۔ دادا جان مرحوم میانونڈ بھی گئے تھے۔ وہاں مکرم قاضی صاحب کے خاندان کی مسجد پر دادا جان مرحوم سے مسجد کا سن تعمیر اشعار

ESTD 1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

میں لکھوا کر لگایا گیا تھا۔ علاوہ ازیں دادا جان مرحوم نے اپنی بڑی دختر محترمہ مکرم بی بی صاحبہ کی شادی مکرم غلام حسین صاحب کے فرزند اکبر مکرم حکیم محمد جلیل صاحب سے کی تھی مرحوم حکیم صاحب بھی صحابی تھے۔ پیرانہ سالی میں قادیان آگئے تھے اور یہیں وفات پائی۔

☆- سکندر آباد دکن میں خاکسار مکرم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کے پاس محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم کے نماز کے کمرہ میں بیٹھا تھا آپ کے پاس پوسٹ مین ایک پیکٹ لایا جو مکرم اخویم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین نے بھجوایا تھا۔ حضرت عرفانی صاحبؓ نے مجھے بتایا کہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ حیفا فلسطین نے سلسلہ کی کتب کا ترجمہ عربی میں کیا ہے یہ اچھے عالم ہیں اور ایک اچھا عالم ہی ایسا ترجمہ کر سکتا ہے۔ میں انہیں جانتا ہوں یہ خود بھی عالم ہیں اور ایک قدیم صحابی عالم کے پوتے ہیں۔ مجھے تعجب ہوا۔ میں نے حضرت عرفانی صاحبؓ سے دریافت کیا کہ یہ کس کے پوتے ہیں۔ فرمانے لگے۔ یہ حضرت مولوی وزیرالدین صاحبؓ آف کمیریاں کے پوتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ عرفانی صاحب یہ میرے پھوپھی زاد اور ماموں زاد بھائی ہیں یہ حضرت مولوی وزیرالدین صاحب آف کمیریاں کے پوتے نہیں۔ بلکہ نواسے ہیں اور اُن کا پوتا خاکسار ہے۔ اُس کے بعد میں نے عرض کی کہ اگر آپ دادا جان مرحوم سے واقف ہیں تو اُن کے بارہ میں آپ کو کچھ یاد ہو تو مجھے بھی بتائیں۔ فرمانے لگے۔ پاک شاعری کے عنوان سے اُن کا منظوم کلام الحکم میں شائع شدہ ہے۔ اُس زمانہ کے الحکم نکال کر مطالعہ کریں۔

☆- والدین مرحوم پھوپھیوں پھوپھا جان مرحومین۔ خاندان کے دیگر بزرگوں۔ مکرم فضل محمد صاحب ہرسیاں والے صحابیؓ مکرم مولوی فضل دین صاحب اور اِن کے علاوہ بھی بعض صحابہؓ سے خاکسار نے دادا جان مرحوم کے بارہ میں سنا ہے کہ مرحوم جب بھی قادیان میں آتے ایم۔اے اور اوپر کے طلبہ یعنی اعلیٰ تعلیم پانے والے طلبہ علمی استفادہ کیلئے اُن کی جائے رہائش کا پتہ لگا کر اُن کے پاس پہنچا کرتے تھے۔ اور علمی استفادہ کیا کرتے تھے۔

☆- خاکسار کے والد صاحب مرحوم سے دادا جان مرحوم کے عربی علوم کی تحصیل کے بارہ میں پوچھنے پر موصوف نے بتایا کہ انہیں پتہ نہیں کہ کہاں کہاں سے اور کس وقت آپ نے یہ علوم حاصل کئے تھے۔ نیز فرمانے لگے کہ مجھے خود تعجب ہوتا ہے کہ بڑی بڑی قیمتی اور نایاب کتب آپ کے کتب خانہ میں ہوتی تھیں البتہ ایک واقعہ اپنے ذاتی علم کی بناء پر والد صاحب مرحوم نے مجھے سُنایا کہ دادا جان مرحوم جب ہیڈ ماسٹر تھے تو مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری اُن کے نائب ہیڈ ماسٹر ہوا کرتے تھے حافظ صاحب موصوف نے عربی گرائم کی کتب یعنی کتاب الصرف اور کتاب النحو اس زمانہ میں لکھی تھیں اور اِن کا دیباچہ دادا جان مرحوم سے لکھوا کر اسے شائع کرایا تھا۔ مگر بعد میں احمدیت کے مخالفین کی صف میں چلے جانے کے بعد حافظ صاحب نے یہ دادا جان مرحوم کا تحریر کردہ دیباچہ کتاب سے نکال دیا۔

دادا جانؓ کے موردِ نشان بننے اور حضرت اقدسؑ کے بعض نشانات کا گواہ و مصدق ہونے کے بارہ میں

دادا جانؓ کے بارہ میں خاکسار اپنے علم کے مطابق ذکر کرتا ہے کہ کن کن مواقع پر آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہونے کی توفیق حاصل ہوئی اور حضرت اقدسؑ کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے نشانات کا آپ نے مشاہدہ کیا تھا۔

۱- مکرم والد صاحب مرحوم اوپر درج کردہ خط کے مطابق براہین کے ابتدائی حصہ کے مطالعہ سے ہی حضرت اقدسؑ کے فریفتہ ہو گئے تھے۔

۲- اس کے معاً بعد حضور کی ملاقات سے مشرف ہو کر حضور کے حلقہ معتقدین میں داخل ہو گئے پہلی ملاقات میں ہی بیعت کیلئے درخواست کی۔ اس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔

۳- پھر براہین کے حصول اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے کی غرض سے نیز اولاد نرینہ کیلئے درخواستِ دُعا کی غرض سے خدمت مبارک میں پھر حاضر ہوئے۔ یہ ملاقات آپ نے اپنی چھٹی بیٹی مبارکہ کی ولادت سے پہلے کی تھی۔ (دادا جانؓ نے مبلغ -/۵ روپے اشاعت براہین کیلئے حضور کی خدمت میں پیش کئے تھے)

۴- براہین کے مطالعہ کے بعد حضرت اقدسؑ کی ملاقات کیلئے خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اس ملاقات کے بارہ میں والد صاحب مرحوم نے بتایا کہ جب حضرت اقدسؑ نے دادا جان کو ملاقات کی انتظار میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کیسے تشریف لائے ہیں؟ دادا جانؓ نے اس کے جواب میں حضور کو یہ اشعار سنائے

نعرہ ہائے زنم برآبِ زُلال
ہمچو مادر دواں پئے اطفال
تا مگر تشنگانِ بادیہ ہا
گردم آیند زین فغان وصلا

اور زبانی عرض کیا کہ آب زلال پینے کیلئے حاضر خدمت ہوا ہوں۔

یہ اشعار سُن کر حضور مسکرائے اور پھر اندرونِ خانہ تشریف لے گئے۔ چائے کا پیالہ ہاتھ میں لئے باہر تشریف لائے اور دادا جان کو یہ پیالہ عنایت فرمایا۔ دادا جان نے بصد شوق پی لیا۔ مکرم والد صاحب مرحوم نے بتایا کہ دادا جان مرحوم اس پیالہ کا ہمیشہ ذکر فرمایا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ حضرت اقدسؑ نے مجھے بظاہر چائے پلائی۔ مگر وہ چائے نہیں تھی عشق اسلام تھا۔ اور بہت لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ ساری عمر تحدیث بالنعمت کے طور پر اس کا تذکرہ فرماتے رہے۔

۵- اس کے بعد تو گدائے آستان بن گئے ۸۵ء، ۸۶ء میں دُعائے خاص کی دردمندانہ التجا لے کر حاضر ہوئے۔ اپنی پیرانہ سالی۔ اور سلسلہ اولاد کے منقطع ہونے کی علامات کو بشدت محسوس کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں دُعا کی التجا کی۔ اِس کے بعد مسلسل یہ التجا جاری رہی۔ جس کا اظہار اپنے ان اشعار میں کیا ہوا ہے۔

حضرت مہدی سے تجھکو ہے دُعا کی التجا
کیونکہ سولہ سال سے ہے تو گدائے آستان
ہو عزیزالدین محمد احمدی دارین میں
تخت و دولت راحت و عزت میں رشکِ ہمسران
تیرہ سو اور بیس ہجری سنہ کا ہے ماہ صفر
یہ عریضہ حضرت مہدی میں ہوتا ہے رواں
(الحکم ۱۹۰۲،۷-۱۷)

اس سلسلہ میں الحکم میں آپ کے مطبوعہ قصیدوں میں دعا کی یاد دہانیوں کا جا بجا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ قبولیت دُعا کا یہ نشان ۸۸-۶-۲۲ کو خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اِس فرزند کا نام آپ نے رکھوایا۔ حضور نے ازراہ نوازش والد صاحب کا نام "محمد عزیزالدین" تجویز فرمایا۔ اسی نشان کا دادا جان مرحوم نے تحدیث بالنعمت کے طور پر یوں ذکر فرمایا ہے۔

یارب مدام شاد زید میر زائے ما
کز فیض اوست رونقِ بستاں سرائے ما
کو اندریں زمانہ نیا ورد نور حق
گردید بے چراغ ہمہ خانہائے ما

ترای نسلاً بعیدا کا نشان بیمن متابعت آقا میں اپنے فرزند کی اولاد کے ذریعہ دیکھا

۷- انی احافظ کل من فی الدار اور کففت عن بنی اسرائیل کا نشان اپنے وجود میں زلزلہ کانگڑہ سوجان پور وغیرہ کے وقت پورا ہوتے دیکھا۔ جس کی تفصیل بیان کی جا چکی ہے۔

۸- والد صاحب مرحوم نے بتایا کہ جلسہ مذاہب عالم میں دادا جان مرحوم اور والد صاحب دونوں شریک ہوئے تھے۔

اور یہ نشان باپ بیٹے دونوں نے بچشم خود دیکھا

والد صاحب مرحوم کے گھر میں ۱۹۴۳ء میں ایک دعوت میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور بعض صحابہؓ مدعو تھے اور تشریف فرما تھے ناچیز بھی موجود تھا ایک صحابیؓ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے اس کے (ناچیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) دادا جان کو دیکھا ہوا ہے۔ موصوف نے فرمایا دیکھا ہے اور فرمایا اُن کا ایک واقعہ بھی اب تک یاد ہے۔ اس کے دادا جان مرحوم گورداسپور میں حضرت اقدسؑ کے مقدمہ کی سماعت کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے اس موقعہ پر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چائے کی دعوت کی تھی اس دعوت میں جو چائے پیش کی گئی تھی اسے پیتے ہوئے کسی نے حضور سے مخاطب ہو کر مزاحیہ ذکر کیا حضور اس چائے میں میٹھے کے ساتھ نمک بھی ملا ہوا ہے۔ اس پر حضور مسکرائے تھے۔ یعنی اس روایت سے پتہ چلا کہ اس مقدمہ کے موقعہ پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے مشاہدہ کیلئے دادا جانؓ بھی گورداسپور تشریف لائے ہوئے تھے۔

۹- یوں تو ہر سال دادا جان مرحوم سالانہ جلسوں میں شمولیت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ والد صاحب کی روایت ہے کہ ایک جلسہ میں افسر مخالف کے رخصت نہ منظور کرنے پر۔ آپ اس کے باوجود اپنی درخواست دفتر میں رکھ کر جلسہ سالانہ پر حاضر ہو گئے۔ اور قادیان آکر حضرت اقدسؑ کی خدمت میں سارا ماجرا سنا کر دُعا کی التجا کی۔ حضور کی دُعا سے خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر حاکم کو مہربان بنا دیا۔ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا اور واپس پہنچنے پر یہ نشان دکھایا کہ آپ کی رخصت منظور ہو چکی تھی۔ غرضیکہ اِس جلسہ کو خدا تعالیٰ نے آپ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیتِ دُعا کا نشان بنا دیا۔

۱۰- آپ کے زلزلہ کانگڑہ سوجان پور کے سلسلہ میں مطبوعہ خط میں یہ ذکر ہے کہ حاضر خدمت ہو کر زلزلہ کی تفصیل زبانی عرض کروں

باقی صفحہ (۱۱) کالم (۳-۴) پر ملاحظہ فرمائیں

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

﴿ قادیان دارالامان میں ﴾

مجلس انصار اللہ بھارت کے بائیسویں 22 سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

☆-ہندوستان کے ۱۳ صوبہ جات کی ۵۳ مجالس کے ۸۶ نمائندگان کی شمولیت ☆-علماء کرام کے پرزور خطابات ☆-دلچسپ علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات

الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ بھارت کا ۲۲واں سالانہ اجتماع مورخہ 27,26 ستمبر 1999ء کو منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس روحانی سالانہ اجتماع کے پروگراموں کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ فجر کی نماز کے بعد درس اور بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر اجتماعی پرسوز دعا کی۔

افتتاحی اجلاس

ٹھیک ساڑھے نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے اجتماع کی مناسبت سے تبرک کے طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مجلس انصار اللہ بھارت کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی جس میں مجالس بھارت کی کارکردگی اور ان کی مساعی پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کے بعد صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد آپ نے دعا کرائی۔

محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں یہ اجلاس جاری رہا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین نے "حمد باری تعالیٰ" کے عنوان سے کی۔ دوسری تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقف جدید نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادات کے آئینہ میں" کے موضوع پر کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب اور مکرم حافظ قاری ظفر عالم صاحب آف لکھنؤ نومبائعین نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ڈھائی بجے شروع ہوا۔ بعد تلاوت و نظم "تربیت خاندان میں انصار اللہ کا کردار" کے عنوان سے ایک دلچسپ علمی مجلس مذاکرہ کا انعقاد ہوا۔ جو بڑی دلچسپی کا باعث بنی۔ اس کے بعد مقابلہ حسن قرأت ہوا۔ پانچ بجے احمدیہ گراؤنڈ میں انصار و اطفال کی دلچسپ کھیلیں ہوئیں۔

بعد نماز مغرب وعشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت مجلس شوریٰ مسجد مبارک میں منعقد ہوئی اور صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا۔

دوسرا دن

سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ معاً بعد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے بہشتی مقبرہ میں مزار مبارک پر اجتماعی دعا کرائی۔ بعد دعا مقابلہ مشاہدہ و معائنہ ہوا دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی محترم عبد الحمید صاحب صوبائی امیر کشمیر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اجلاس کی پہلی تقریر "جماعت احمدیہ اور مالی قربانیاں" کے موضوع پر محترم مولانا خورشید احمد صاحب انور نائب ناظر بیت المال آمد نے کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اس کے بعد نظم خوانی اور تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ بعد دوپہر دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی صدارت محترم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب جنرل سکرٹری کیرلہ نے فرمائی۔ اجلاس کی پہلی تقریر مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "ہماری تبلیغی مساعی" کے موضوع پر کی۔ بعدہٗ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے سامعین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے نہایت عمدہ اور جامع رنگ میں فاستبقوا الخیرات کی قرآنی آیت پیش کرتے ہوئے مجالس میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ ساڑھے چار بجے شام احمدیہ گراؤنڈ میں مختلف قسم کی دلچسپ کھیلیں ہوئیں۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار واطفال کو نیز ہندوستان بھر میں نمایاں کارکردگی پیش کرنے والی مجالس میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ امسال موازنہ کمیٹی نے ہندوستان بھر کی مجالس کی حسن کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد مجلس انصار اللہ قادیان کو اول مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ کو دوم اور مجلس انصار اللہ بنگلور کو سوم قرار دیا۔

آخر میں صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب اور دعا کروائی اس طرح یہ اجتماع اللہ کے فضل سے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ چنتہ کنٹہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

۸/ستمبر پہلا دن: اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز فجر اور درس کے بعد مسجد میں ہی اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی گئی۔ بعدہٗ آتماکور سرکاری ہسپتال میں عطیہ خون اور وقار عمل کا پروگرام تھا۔ آتماکور چنتہ کنٹہ سے ۱۲ کلو میٹر پر واقع ہے۔ ٹھیک سوا نو بجے یہ قافلہ آتماکور سرکاری ہسپتال پہنچا۔ اجتماعی دُعا کے بعد وقار عمل شروع ہوا۔ تمام خدام مختلف کاموں میں لگ گئے ہسپتال کے کمپاؤنڈ میں ڈاکٹر کی مدد سے مثالی وقار عمل کیا گیا جو تقریباً ۱۲ ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ خدام بہت دلچسپی سے کام کرتے رہے۔ اس دوران ہسپتال کے احاطہ میں چند درخت بھی لگائے گئے اسکے بعد عطیہ خون کا پروگرام تھا۔

عطیہ خون: تقریباً 30-11 بجے عطیہ خون کا پروگرام شروع ہوا اس پروگرام کا افتتاح آتماکور پولیس انسپکٹر صاحب کے ذریعہ کیا گیا۔ اور دوسرے ڈپارٹمینٹ کے بڑے افسران بھی شامل تھے۔ جس میں کل ۲۰ خدام نے عطیہ خون پیش کیا۔ چنتہ کنٹہ کے ایک غیر احمدی دوست اور بعض غیر مسلم دوست بھی ہمارے ساتھ وقار عمل اور عطیہ خون میں بڑی دلچسپی کے ساتھ شریک ہوئے اسپتال میں موجود مریضوں میں ۲۰۰ پاکٹ پھل کے تقسیم کیئے گئے۔

۹/ستمبر دوسرا دن: دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز بھی تہجد سے کیا گیا پرچم کشائی اجتماعی دُعا کے بعد خدام اور اطفال کے مختلف دلچسپ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ بعد دوپہر افتتاحی اجلاس مکرم سراج احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عہد اور نظم کے بعد ایک تقریر مکرم لئیق احمد صاحب سابق قائد کی ہوئی افتتاحی اجلاس کے بعد خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ تمام مقابلہ جات میں مقامی خدام اور اطفال کے علاوہ وڈے مان اور محبوب نگر سے آئے ہوئے خدام اور اطفال بھی بڑی دلچسپی سے حصہ لئے۔ مقابلہ شام ساڑھے پانچ بجے تک چلتا رہا۔

اختتامی اجلاس: بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی اجلاس مکرم سراج احمد صاحب جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں چنتہ کنٹہ کے بعض ہندو اور غیر احمدی دوست کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

جلسہ کے دوران مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے غیر مسلم اور غیر احمدی احباب کو تلگو زبان میں جماعت کا مختصر تعارف کرایا۔ اور شکریہ بھی ادا کیا۔ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ علاوہ ازیں عطیہ خون اور وقار عمل میں شریک بعض غیر احمدی وغیر مسلم احباب کو بھی انعام سے نوازا گیا۔ صدر اجلاس کے اجتماعی دُعا کے بعد یہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(محمود احمد بابو قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم پروفیسر عبد السلام صاحب سابق صدر جماعت بنارس یکم ستمبر 1999 بروز بدھ وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے نیک متقی فدائی احمدی تھے لمبا عرصہ بطور صدر جماعت خدمت بجا لاتے رہے۔ احباب سے ان کی مغفرت بلندئ درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

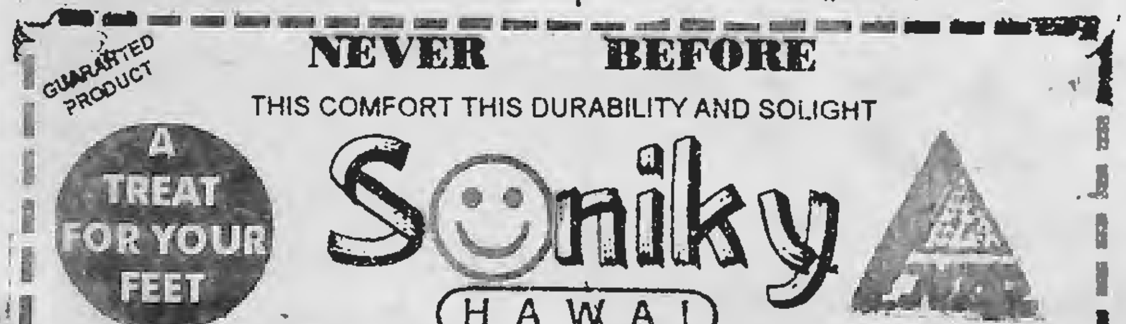

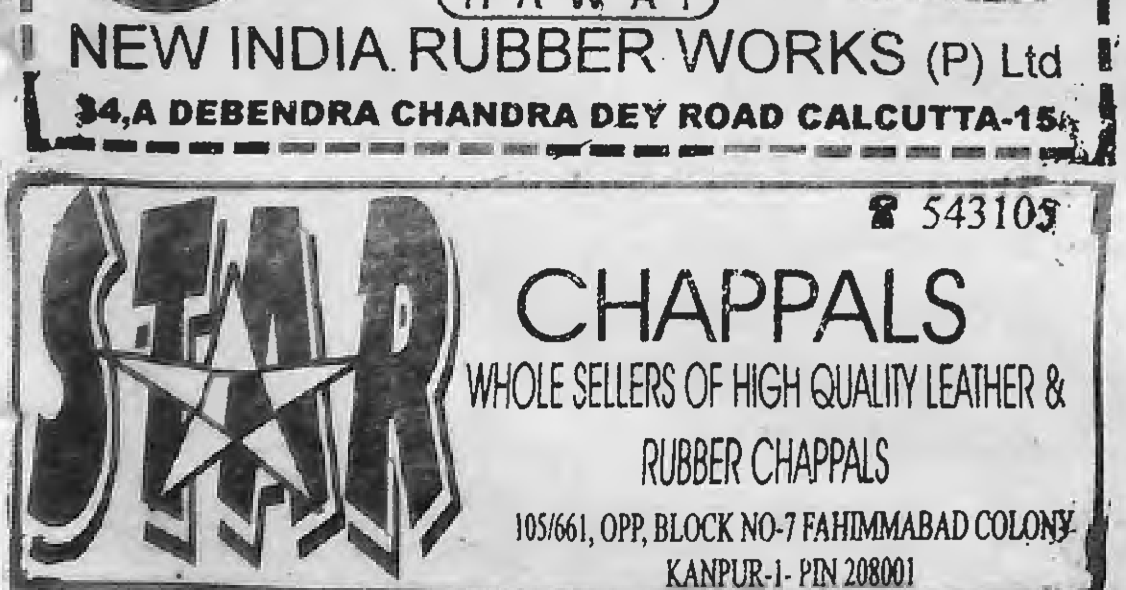

چوھدری ظفراللہ خان بنام گاندھی جی

انگلستان میں مسلم مطالبات پیش ہونے کا پہلا موقع

(شیخ عبدالماجد ۔ لاہور)

جداگانہ انتخاب کے سلسلہ میں انگلستان میں مہم چلانے کی شدید ضرورت تھی۔ اس ضمن میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے قابل ستائش جدوجہد کی اور ایک طویل عرصہ تک کام کرتے رہے۔ ان کی جملہ مساعی کا احاطہ تو نہیں کیا جا سکتا نمونۃً ایک معرکہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

گول میز کانفرنس انگلستان کے ایام میں مدیر انقلاب "مولانا غلام رسول صاحب مہر" کے مکتوبات "انقلاب" کے علاوہ ملک کے دیگر جرائد و رسائل میں بھی شائع ہوتے رہے۔ موصوف کا ایک اہم تاریخی مکتوب "فاروق" قادیان ۷رد سمبر ۱۹۳۱ء سے نقل کیا جاتا ہے۔ مولانا مہر لکھتے ہیں:

گاندھی جی کو دعوت

* اس ہفتے (انگلستان میں۔ ناقل) بہت سی تقریبیں پیش آئیں جن کا ذکر ضروری تھا لیکن کس کس کو تفصیل سے لکھوں۔ قومی نقطہ نگاہ سے آکسفورڈ کی ایک تقریب کا ذکر ضروری ہے..... آکسفورڈ میں ایک انجمن ہے جس کا نام "ریلے سوسائٹی" ہے اور جسے عام طور پر انگریزی نو آبادیوں یا جو بہ اصطلاح مشہور "مستعمرات" کے مسائل سے متعلق ہے۔ مسٹر کوپ لینڈ (مصنف ..۔۔۔انی۔ یا۔ ۱۵۳۶ء۔ ۱۹۴۲ء انگریزی ناقل) جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں تاریخ مستعمرات کے پروفیسر ہیں، اس کے پریذیڈنٹ ہیں۔ گول میز کانفرنس کی وجہ سے آج کل عام انگریز، ہندوستان پر بھی بطور خاص متوجہ ہیں۔ چنانچہ ریلے سوسائٹی نے پچھلے ہفتے گاندھی جی کو دعوت دی کہ وہ ان کے روبرو ہندوستان کے مسائل کے متعلق تقریر کریں..... گاندھی جی گئے۔ انہوں نے تقریر کی اور یہاں کے عام طریق کے مطابق تقریر کے بعد حاضرین نے متعدد سوالات کئے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس تقریر کا عام رجحان مسلمانوں کے حق میں نہیں تھا۔

چوھدری ظفراللہ خان کو دعوت

گاندھی جی کی تقریر کے بعد بعض ممبروں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اب کسی مسلمان کو تقریر کے لئے بلانا چاہئے تاکہ مسلمانوں کا زاویہ نگاہ بھی معلوم ہو سکے۔ اس خیال کو سوسائٹی کے عام ممبروں نے پسند کیا اور چوہدری ظفراللہ خان کو بلایا گیا۔ چوہدری صاحب کا بہت اچھا استقبال ہوا۔ صدر سوسائٹی نے لنچ میں متعدد ارباب علم و فضل کو بلایا۔ ان میں ڈاکٹر ایڈورڈ تھامسن بھی شامل تھے..... شام کو ایک گھنٹہ تک چوہدری صاحب نے تقریر کی..... جس میں ہندوستان کے اندر اقوام کے کلچر، تمدن، طرز بود و باش، طریق فکر و نظر، مشغولیات، مصروفیات زندگی بلکہ اسماء تک کے اختلافات کو انتہائی وضاحت کے ساتھ پیش کیا اور اس طرح وہ تمام بنیادیں سامعین کے روبرو پیش کر دیں جن پر مسلمانوں کے "مطالبات تحفظ" مبنی ہیں۔

چوہدری صاحب نے بتایا کہ اونچی جاتیوں کے ہندو، اچھوتوں اور دوسرے غیر ہندوؤں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ ان کے کلچر اور مسلمانوں کے کلچر میں کیا فرق ہے۔ ہندو گائے کی پرستش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ ایک حلال طیب جانور ہے۔ ہندو، سود کا کاروبار کرتے ہیں، مسلمانوں کے مذہب میں سود لینا اور دینا ممنوع ہے۔ مسلمان، عموماً زمیندار اور کاشت کار ہیں۔ ہندو زیادہ تر بینکر اور تاجر ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ سے دونوں قوموں کے مقاصد میں ہر وقت تصادم کا اندیشہ رہتا ہے۔

طریق انتخاب پر بحث کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے فرمایا کہ یہاں انگلستان میں عام لوگوں کے ناموں سے ہرگز ظاہر نہیں ہو سکتا کہ کون "رومن کیتھولک" ہے اور کون "پراٹسٹنٹ"۔ لیکن ہندوستان میں ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کی ایک مشترکہ فہرست میرے سامنے یا کسی بھی ہندوستانی کے سامنے رکھ دیں تو وہ بیک نظر بتادے گا کہ..... ہندو کون ہے اور مسلمان کون اور سکھ کون ......ان حالات میں ہمارے ہاں مخلوط انتخاب رائج ہو تو اس کی کیفیت یہاں کے پراٹسٹنٹ اور کیتھولک رقیب امیدواروں سے بالکل مختلف ہو گی۔

یہاں کے ووٹر محض ناموں سے معلوم نہیں کر سکتے۔ ہمارے ہاں حالت بالکل مختلف ہے لہذا جن اختلافات کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں وہ پانچ سال کے بعد ایک مرتبہ ووٹ اکٹھے دینے سے دور نہیں ہو سکیں گے۔

غرض چوہدری صاحب نے نہایت وضاحت کے ساتھ "اسلامی مطالبات" کے اصول و مبادی، حاضرین کے سامنے پیش کئے جس سے سب بے حد متاثر ہوئے۔

مسلم مطالبات پیش ہونے کا پہلا موقع

تقریر کے بعد سوا گھنٹے تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا اور چوہدری صاحب جوابات دیتے رہے۔ آخر میں مسٹر کوپ لینڈ نے فرمایا کہ یہاں کے لوگوں کے سامنے مسلمانوں کے مطالبات پیش ہونے کا یہ پہلا موقع ہے۔ گاندھی جی سے جتنے سوالات کئے گئے تھے۔ ان کے جوابات کی نسبت حاضرین کا احساس یہ تھا کہ وہ مبہم تھے لیکن چوہدری صاحب کے تمام جوابات واضح ہیں اور غیر مبہم ہیں۔

بقیہ صفحہ: (۹)

گا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو جب موقعہ ملتا تھا حاضر خدمت ہو جاتے تھے۔

۱۱- یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں حضورؑ کا سلام دادا جان مرحوم نے اپنا قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں سُنا کر پہنچایا۔ والد صاحب کے خط میں اس کا ذکر آ چکا ہے۔

۱۲- دادا جان مرحوم کے الحکم میں مطبوعہ قصائد میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان نشانات کو نہایت موزوں اور عارفانہ اشعار میں حضور کے دعویٰ کی صداقت کے ثبوت میں بڑے دلکش انداز سے پیش کیا ہوا ہے۔ اس قصیدہ مدحیہ کا ہر شعر گویا ایک مبسوط مقالے کا عنوان ہے۔ مثلاً نشان کسوف و خسوف کے بارہ میں فرماتے ہیں:

قربت در حضرت حق از فلک معلوم شد

کسف و خسف مہر و ماہ داده ز صدقِ تو پیام

مولویوں کی مخالفت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

ہر طرف بے مغز ملایاں بغوغا خاستند

بر عسل کردند زنبوران پُر نیش اژدہام

براہین کے بارہ میں کہتے ہیں:

بر قلوبِ مختلف زد سکۂ صدق و صواب

کشورِ دلہا گرفت از خامۂ مشکیں ختام

زد رقم بر صدق دینِ حق براہین متیں

کرد بر اقوام عالم حجتِ حق را تمام

پنڈت لیکھرام کے بارہ میں لکھتے ہیں:

آریا را بر کمالِ دینِ حق انکار بود

در مصافِ امتحان زد گام پنڈت لیکھرام

مژدۂ مرگِ خودش بشنید و شد در انتظار

بر مرادِ خود رسانیدش دُعاءِ ایں امام

مرزا احمد بیگ و عبداللہ آتھم کے بارہ میں لکھتے ہیں:

مُردن مرزائے احمد بیگ را نار ندیاد

ہم زیادشاں برفت انجام عبد اللہ اتھام

از قرارِ جلسۂ لاہور ہم کو رو کراند

کاندراں شد فیلسوفاں را بقر آں ہوش رام

ہنری مارٹن کلارک کے بارہ میں لکھتے ہیں:

افتراء ہنری و از آں بریت ننگرند

کاندراں خود مدعی کرد اعترافِ اتہام

کتاب نور الحق کے بارہ میں لکھتے ہیں:

آں کتاب نور حق ہم نزد ایشاں سازش است

کاں کرِ ساناں بدگوئے را گردن زد حسام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے بارہ میں لکھتے ہیں:

پیشگوئیہائے پر عظمت زِ شاہ کائنات

اندریں دوراں بسے شد جلوہ گر با احتشام

آں مسیحِ امت وآں مہدیٔ معہود تو

آں کسوف آں خسوف آں موعدِ ماہِ صیام

آں بہشت و دوزخ و دجال اعورِ خود پرست

وآں خرش کاندر ہوا چوں ابر میدارد خرام

امتناع حج و طاعون قحط و خسف الارض و سیل

بر فلک گردیدنِ مہرِ منور تیرہ فام

ایں ہمہ رازانچہ فرمودی بعینہ دیدہ ایم

از طفیلِ ایں امامِ پاک و ایں مردِ ہمام

یا محمد بر تو جانِ دو جہاں با دا فدا

بر کمالِ تو سزد مر امتت را فخرِ تام

(الحکم ۱۷-۷-۱۹۰۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہر روز نشانات کی شہادت دیتے ہوئے عرض کیا ہے۔

اے نائبِ رسول فدا باد بر تو جان

ہر روز بنگریم زِ تو تازہ تر نشان

(الحکم ۱۷-۲-۱۹۰۵)

اخبار بدر میں آپ کی وفات کی خبر

۱۲ر جنوری ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں زیر عنوان "سال گزشتہ" تحریر ہے۔ اِس سال میں مفصلہ ذیل احباب نے ہم کو اپنی جدائی کا غم دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کو جنت میں جگہ اور ہمیں ان کا نعم البدل عطا کرے۔

۱- حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تاریخ وفات ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۵ء نمبر ۱۲ مطابق فہرست ضمیمہ انجام آتھم

۲- منشی وزیرالدین صاحب مرحوم تاریخ وفات نومبر ۱۹۰۵ء (نمبر ۱۴..... انجام آتھم)

مولوی برہان الدین صاحب مرحوم ۱۳ر دسمبر ۱۹۰۵ء (مطابق فہرست ضمیمہ انجام آتھم)

آخر میں دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ دادا جان کی روح پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ اور اُن کی ذریّت کو نسل در نسل احمدیت پر مضبوطی سے قائم رکھے اور دنیا میں حق و صداقت کو قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

بقیہ: توہین رسالت کے مقدمات از صفحہ ۶

ضمانت کے لئے سیشن جج کی عدالت میں درخواست دی گئی جہاں تاریخوں پر تاریخیں پڑتی گئیں اور بالآخر مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۹۷ء کو ایڈیشنل سیشن جج جام پور ضلع راجن پور نے ان کی درخواست مسترد کر دی۔

مورخہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۹۷ء کو مکرم محمد انور صاحب کا کیس راجن پور سیشن کورٹ میں منتقل کر دیا گیا مگر یہاں بھی ضمانت منظور نہ ہو سکی۔ اس کے بعد ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا مگر وہاں سے بھی ضمانت منظور نہ ہو سکی۔ چنانچہ سپریم کورٹ میں ضمانت کے لئے درخواست دی گئی مگر وہاں بھی سماعت کے لئے صبر آزما طویل عرصہ انتظار کرنا پڑا۔ بالآخر سپریم کورٹ نے ان کی درخواست ضمانت منظور کر لی۔ اس طرح مکرم چوہدری محمد انور صاحب کو صرف ضمانت کے حصول کے لئے دو سال کا عرصہ جیل میں گزارنا پڑا۔

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دُعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

.Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 14th Oct. 1999 Issue No 41

غانا میں تبلیغی اور تربیتی مراکز کی کارکردگی پر ایک نظر

رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ غانا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر سرفراز ہوتے ہی دعوت الی اللہ کے میدان میں ایک نئی لہر پیدا ہوئی۔ خدا کے فضل سے دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں غیر مسلم، اسلام کی آغوش میں آنے لگے تب پیارے آقا نے ان نومبائعین کی تربیت پر زور دیا اور قرآنی ہدایت کی روشنی میں تاکید فرمائی کہ ان کی تربیت کے مراکز قائم کئے جائیں جہاں ان کے چند نمائندے بلا کر ان کی تربیت کی جائے، انہیں دین کے مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ تب یہ لوگ واپس جاکر اپنے اپنے علاقوں میں اس تربیت کے کام کو جاری رکھیں۔ جماعت احمدیہ غانا نے پیارے امام کی آواز پر والہانہ لبیک کہنے کی سعادت حاصل کی۔

ابتدائی تربیتی سنٹر برائے نومبائعین

جماعت نے فوری طور پر کماسی کے قریب Boadi کے مقام پر پہلا تربیتی کورس شروع کردیا۔ چند نومبائعین کو بلا کر چندروزہ تربیتی پروگرام تشکیل دیا گیا۔ اس میں انہیں نماز کی ادائیگی کا طریق سکھایا گیا نیز بنیادی دینی معلومات فراہم کی گئیں۔ لیکن جلد ہی حسب حالات اس مقصد کے لئے دو قسم کے تربیتی کورسز منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا:

۱۔ چھ ماہ کا تربیتی کورس۔
۲۔ دو ہفتہ کا تربیتی کورس۔

چھ ماہ کا تربیتی کورس برائے نومبائعین

یہ کورس ۱۹۹۱ء میں شروع ہوا۔ پہلے کورس میں پانچ طلبہ شریک ہوئے جبکہ دوسرے کورس میں شرکاء کی تعداد ۱۹ تھی۔ خدا کے فضل سے ۱۹۹۹ء تک اس قسم کے ۹ کورسز منعقد کئے جاچکے ہیں۔ ان کورسز کے دوران ۲۳۳ نومبائعین کو دینی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

دو ہفتہ کا تربیتی کورس برائے آئمہ

نومبائعین میں آئمہ مساجد بھی تھے۔ لہٰذا ان کی تربیت کے لئے الگ دو ہفتہ کا تربیتی کورس شروع کیا گیا۔ کورس کے دوران ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا اور اسلام اور جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ وہ ان معلومات کو اپنے اپنے علاقوں میں پہنچائیں اور اس تربیتی کام کو آگے جاری رکھیں۔ اس قسم کا پہلا کورس ۱۹۹۴ء میں منعقد ہوا۔ یہ کورس اکرا میں مکرم الحاج ابراہیم بانسو صاحب کے گھر پر منعقد ہوا۔ ان کورسز میں شامل آئمہ کی تعداد مختلف رہی۔ کبھی چالیس اور کبھی چھتیس وغیرہ۔ تاہم خدا کے فضل سے اپریل ۱۹۹۹ء تک اس قسم کے ۴۵ کورسز ہو چکے ہیں جن کے نتیجہ میں چھ سو آئمہ کو تربیت اور جماعت کے تعارف کے مراحل سے بخوبی گزارا گیا ہے۔

ابتدا میں دونوں کورسز کے لئے جگہ مکرم ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسی صاحب فراہم کرتے رہے۔ اب اصل مسئلہ ان کورسز کے لئے الگ مستقل عمارت کی تعمیر کا تھا۔

تربیتی مرکز کے لئے نئی عمارت کی تعمیر

کورسز مستقل بنیادوں پر جاری رکھنے کے لئے ایک الگ عمارت کی تعمیر کی ضرورت تھی۔ چنانچہ خدا کے فضل سے اس کے لئے الگ خوبصورت اور کشادہ عمارت تعمیر کی گئی۔ اس عمارت کی تعمیر کا سہرا مکرم ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسی صاحب کے سر ہے۔ انہوں نے ذاتی زمین پر اپنے ذاتی خرچ سے تربیتی و تبلیغی مرکز کے لئے تمام بنیادی ضروریات پر مشتمل ایک شاندار عمارت تعمیر کرائی اور اسے جماعت احمدیہ غانا کے سپرد کردیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خدا کے فضل سے اب یہاں آئمہ کے لئے کورسز بسہولت منعقد کئے جاتے ہیں اور انہیں رہائش اور کلاسز وغیرہ کے لئے کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

رپورٹ ششماہی تربیتی کورس

(منعقدہ یکم ستمبر ۹۸ء تا یکم مارچ ۹۹ء)

یہ کورس یکم ستمبر ۱۹۹۸ء تا یکم مارچ ۱۹۹۹ء منعقد کیا گیا۔ اس میں غانا کے مختلف ریجنز کے چالیس نومبائعین شریک ہوئے۔

رپورٹ دو ہفتہ تربیتی کورس

(منعقدہ ۱۵ تا ۲۸ /اپریل ۱۹۹۹ء)

اس کورس کا آغاز ۱۵ /اپریل ۱۹۵۹ء سے ہوا اور یہ ۲۸ /اپریل ۱۹۹۹ء تک جاری رہا۔ اس میں غانا کے مختلف ریجنز کے ۲۷ /نومبائعین آئمہ شریک ہوئے۔

مورخہ ۱۶ /اپریل کو اس کی افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم و محترم حافظ جبرائیل سعید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ غانا کی زیر صدارت، تبلیغی سینٹر میں ہوا۔ صدر مجلس نے سب آئمہ کو خوش آمدید کہا اور افتتاحی دعا کرائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد خالد صاحب ریجنل مشنری نے شرکاء سے خطاب کیا اور کورس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پھر مکرم ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسی صاحب نے مختصر نصائح سے نوازا اور آخر پر اشانٹی ریجن کے صدر مکرم عبداللہ ناصر بوننگ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

یہ کلاس روزانہ پانچ گھنٹے جاری رہی۔ اس دوران شرکاء کے لئے مختلف پیریڈز کا انتظام کیا گیا۔ مختلف علماء کو بعض مخصوص موضوعات پر تقاریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ وہ اپنے مقررہ پیریڈ میں تشریف لاتے اور طلباء کو مقررہ موضوعات پر نوٹس لکھواتے اور اپنے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے۔ بعض موضوعات پر بلحاظ اہمیت ایک سے زائد پیریڈ صرف کئے گئے۔ ان لیکچرز کے دوران آئمہ کے لئے انگریزی سے ان کی لوکل زبان Dagbani میں بھی رواں ترجمہ کیا جاتا رہا۔

امام مہدی کا ظہور، مسئلہ خاتم النبیین اور وفات مسیح جیسے موضوعات پر انہیں تیرہ صفحات پر مشتمل تحریری مواد بھی بطور نصاب فراہم کیا گیا جس میں آیات قرآنیہ اور احادیث بمعہ ترجمہ درج تھیں۔

عملی پروگرام

نماز باجماعت اور نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ باقاعدگی سے روزانہ کچھ وقت کے لئے دکھایا جاتا رہا۔ جماعتی تقریبات مثلاً حضور پرنور ایدہ اللہ کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر خطابات پر مشتمل ویڈیو کیسٹس دکھائی گئیں نیز مجالس سوال وجواب بھی منعقد ہوتی رہیں۔

جماعتی اداروں کا تعارف

ان شرکاء کو جماعتی اداروں کی سیر کروائی گئی۔ اس سیر کے دوران انہیں ان اداروں کا تعارف کروایا گیا اور ان سے متعلقہ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ آخر پر انہیں جماعت احمدیہ اکرافو کے قبرستان بھی لے جایا گیا جہاں جماعت احمدیہ غانا کے ابتدائی بزرگان مدفون ہیں۔ خاص طور پر مکرم و محترم چیف مہدی آپا کی قبر پر دعا کی گئی جنہوں نے غانا میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی اور ان کے توسط سے آگے یہ فیض پھیلا۔

اختتامی تقریب

مورخہ ۲۸ /اپریل کو اکرا میں واقع غانا کے احمدیہ مرکزی ہیڈ کوارٹر میں آئمہ کے اس کورس کی اختتامی تقریب ہوئی۔ یہ تقریب مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ ایک امام نے تلاوت کی، بعد میں ایک نظم ہوئی پھر دو آئمہ نے کورس کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ بعد میں سب شرکاء کی خدمت میں کتابیں منتخب آیات قرآنیہ، منتخب احادیث اور Prayer Book پر مشتمل تحفہ پیش کیا گیا۔ پھر مکرم و محترم حافظ جبرائیل سعید صاحب نائب امیر نے خطاب کیا اور آخر پر مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا نے آئمہ کو نصائح فرمائیں۔ تمام آئمہ رات اکرا میں رہے اور اگلے روز صبح اپنی اپنی منزلوں کو روانہ ہوئے۔

اس تربیتی کورس کی مکمل تدریس اور دیگر علمی و تعارفی پروگرام کے انچارج مکرم عبدالرحمان بن ہارون صاحب تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کورس بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ جملہ انتظامیہ کو اپنے فضل سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کورسز کے نیک ثمرات مترتب فرمائے۔

پتے کی پتھری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے
علاج قادیان آکر کروانا ہوگا
Phone No : 01872-71152
حکیم عبدالحمید ملکانہ محلہ احمدیہ قادیان